REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
REGD. NO. P/GDP. 3.
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۲۸ — شمارہ ۱۶

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائبین: جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN 143516.

۲۱ جمادی الاوّل ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۹ شہادت ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۹ اپریل ۱۹۷۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۶ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۰ اپریل ۷۹ء کی اطلاع مظہر ہے کہ ـــــ "حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۶ شہادت (اپریل) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ تا حال محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے اپریشن کے سلسلہ میں مدراس میں تشریف فرما ہیں۔ مورخہ ۱۳/۴ کو حضرت بیگم صاحبہ کے اپریشن کے ٹانکے کھول دیئے گئے ہیں۔ زخم کافی حد تک مندمل ہو چکا ہے اور عام صحت بھی تسلی بخش ہے۔ اپریشن سے متعلق تفصیلی اطلاعات صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔ احباب جماعت حضرت بیگم صاحبہ کے مکمل شفایاب ہو کر جلد قادیان تشریف لانے کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔

قادیان میں جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومنوں پر پہلے مصائب کا دور آتا ہے جس میں اُن کے صبر و استقلال کا امتحان لیا جاتا ہے

جب وہ ثابت قدم رہتے ہیں تو مصائب کے دوزخ کو جنت سے بدل دیا جاتا ہے

"ابتلا اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو دکھلا دے کہ جو ہماری طرف آنے والے ہیں وہ کیسے مستقل مزاج اور جفاکش ہوتے ہیں کہ مار پر مار کھاتے ہیں لیکن مُنہ نہیں پھیرتے۔ اور جب وُہ ثابت قدم نکل آتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ اُن سے وہی سُنّت برتتا ہے جو کہ منعم علیہ گروہ سے برتنی چاہیئے۔

خدا تعالیٰ سے زیادہ پیار اور رحم اور محبت کرنا کوئی نہیں جانتا۔ لیکن اخلاص ضروری ہے۔ کوئی دل سے اُس کا ہو پھر دیکھے کہ آیا مخلص کی دستگیری اور کفالت اس کی خوبی ہے یا نہیں۔ لیکن جو اُسے آزماتا ہے وُہ خود آزمایا جاتا ہے......

بہت سے ایسے لوگ ہیں جو کہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ خود آزمائے جاویں۔ پیغمبر خُدا صلے اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ جو مجھ پر ایمان لاوے، اوّل وُہ مصائب کے لئے تیار رہے۔ مگر یہ سب کچھ اوائل میں ہوتا ہے۔ اگر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر فضل کر دیتا ہے۔ کیونکہ مومن کے لئے دو حالتیں ہیں۔ اوّل تو یہ کہ ایمان لاتا ہے تو مصائب کا ایک دوزخ اُس کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ جس میں اُسے کچھ عرصہ رہنا پڑتا ہے۔ اور اُس کے صبر اور استقلال کا امتحان لیا جاتا ہے۔ اور جب وُہ اس میں ثابت قدمی دکھاتا ہے تو دُوسری حالت یہ ہے کہ اُس دوزخ کو جنّت سے بدل دیا جاتا ہے جیسے کہ بخاری میں حدیث ہے کہ مومن بذریعہ نوافل کے اللہ تعالےٰ سے یہاں تک قُرب حاصل کرتا ہے کہ وُہ اُس کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور کان ہو جاتا ہے جس سے وُہ سُنتا ہے۔ اور ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وُہ پکڑتا ہے۔ اور اُس کے پاؤں ہو جاتا ہے جس سے وُہ چلتا ہے۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اُس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وُہ بولتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مَنْ عَادَ لِیْ وَلِیًّا فَاٰذَنْتُهٗ لِلْحَرْبِ کہ جو شخص میرے ولی کی عداوت کرتا ہے وُہ جنگ کے لئے تیار ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۶، ۱۲۷)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۳۰ مارچ ۱۹۷۹ء

ربوہ ۳۰ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ جمعہ میں سُورۃ البقرہ کی آیات ۲۵۷، ۲۵۸ (لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ... الخ) کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرما کر اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں کسی بھی نوع کے جبر کو روا رکھنے کی کیوں اجازت نہیں دی؟

حضور نے قرآن مجید کی متعدد دوسری آیات سے استدلال کر کے بڑی وضاحت سے ثابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کا اعلان فرما کر اس حقیقت کو اُجاگر فرمایا ہے کہ حقیقی اطاعت جو اخلاص کے چشمہ سے از خود پھوٹتی ہے جبر سے نہیں کروائی جا سکتی۔ اسی لئے اسلام نے جو ہر لحاظ سے کامل اور مکمل دین ہے، دین کے معاملہ میں جبر کو سرے سے روا رکھا ہی نہیں۔

حضور نے واضح فرمایا کہ لُغتِ عربی کی رُو سے دین کے ایک معنے اطاعت کرنا یا اطاعت پر جزاء کا دیا جانا ہیں۔ ان معنوں کی رُو سے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ میں یہ بتایا گیا ہے کہ جبر کے ذریعہ حقیقی اطاعت کروانا قطعاً ناممکن ہے۔ اس لئے کہ حقیقی اطاعت اخلاص کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اور جبر اخلاص کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ اخلاص تو پیدا ہوتا ہے انشراحِ صدر، بشاشتِ قلب اور محبت کے نتیجہ میں۔ جبکہ جبر ان تینوں حالتوں کو سرے سے پیدا ہونے ہی نہیں دیتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دین کے معاملہ میں کسی قسم کے جبر کی اجازت ہی نہیں دی۔ اگر دین کے معاملہ میں جبر کرنا ہی ہوتا تو خدا تعالیٰ دین کے معاملہ میں خود جبر سے کام لیتا۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

بھدرک، بھاگلپور اور کشمیر کے احباب جماعت کو

مخالفین کے ہاتھوں شدید مالی و جانی نقصان

احباب صبر سے کام لیں اور دعاؤں میں لگے رہیں

از جناب ناظر صاحب امور عامہ قادیان

پاکستان کے سابق وزیر اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی سزائے پھانسی کے ردِّ عمل کے طور پر ہندوستان کے مختلف علاقوں میں ہنگامے ہونے کی اطلاعات مل رہی ہیں۔ اور بعض شر پسند مخالفین اس موقعہ سے ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کو بھی فسادات کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ اب تک جو اطلاعات ملی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ:-

(۱) موضع بھدرک، ضلع بالاسور (اُڑیسہ) کے ایک دُکاندار مکرم حاتم خاں صاحب کی دوکان کو شر پسند عناصر نے آگ لگا کر خاکستر کر دیا۔

(۲) برہ پورہ (بھاگلپور) میں جماعتِ احمدیہ کی مسجد اور مشن ہاؤس پر مشتعل ہجوم نے حملہ کیا۔ وہاں کے مبلغ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء بمشکل بچ کر اپنی حفاظت کر سکے۔ مگر اُن کا سامان اور جماعت کا لاؤڈ اسپیکر جس کی مالیت کم و بیش پانچ ہزار بتائی جاتی ہے، لُوٹ لیا۔

(۳) سری نگر (کشمیر) میں جماعتِ احمدیہ کی مسجد پر آٹھ دس ہزار کے ہجوم نے چھ سات مرتبہ حملے کئے۔ مسجد کے بورڈ کو اُتار کر توڑ پھوڑ دیا۔ اور مسجد پر شدید پتھراؤ کیا جس کے نتیجہ میں متعدد کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ شر پسند عناصر کا بد ارادہ مسجد کو مزید نقصان پہنچانے کا تھا۔ مگر اعلیٰ حکام پولیس کی بروقت مداخلت سے بچاؤ رہا۔ اللہ تعالیٰ فتنہ پیدا کرنے والے افراد کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے۔

) جموں میں مسجد احمدیہ پر ایک سے زائد مرتبہ پتھراؤ ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔ نیز ایک مرتبہ مسجد کے دروازے کو آگ لگانے کی بھی کوشش کی گئی جو پولیس کی بروقت مداخلت سے ناکام بنا دی گئی۔

) موضع بیج بہاڑہ۔ ضلع اسلام آباد (کشمیر) میں بھی ایک مشتعل ہجوم نے مکرم مولوی محمد شاہ صاحب سعدی کے مکان کا گھیراؤ کیا۔ اور حملہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر شاہ صاحب موصوف کو اُن کے بعض شریف شاگردوں کی مداخلت سے بچاؤ کی صورت پیدا ہو گئی۔

(۶) موضع آسنور (کشمیر) میں بھی ہنگامے کی صورت کی غیر مصدقہ اطلاع ملی ہے۔ مگر وہاں سے معین اطلاع اور تفصیل کا انتظار ہے۔

(۷) جماعتِ احمدیہ رشی نگر (کشمیر) کے متعلق نہایت تشویشناک اور تکلیف دہ خبر ملی ہے کہ اردگرد کے دیہات سے ہزاروں جمع شدہ مشتعل ہجوم نے جماعتِ احمدیہ کے احباب کے مکانات کو لُوٹ کر اُن کو نذرِ آتش کر دیا۔ اِس بارہ میں اخبار ٹریبیون کے نمائندے کی خبر بھی کل ۱۳ اپریل کے پرچہ میں شائع ہوئی ہے جس سے ظاہر ہے کہ وہاں پر مخالف عنصر نے شدید حملہ کیا اور جماعتِ احمدیہ کے بے گناہ افراد کو مظالم کا تختۂ مشق بنایا گیا۔

(۸) اخبار ٹریبیون مورخہ ۱۳ اپریل سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ موضع کوریل نزد آسنور میں بھی تمام احمدیوں کے مکانات جلا کر راکھ کر دیئے گئے۔ اور وہاں کے احمدی دوست ماسٹر نور احمد صاحب اپنا دفاع کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

(۹) جماعتِ احمدیہ ماندوجن (کشمیر) کے احمدی احباب کے مکانات بھی لُوٹے اور جلائے جانے کی اطلاع ہے۔

) جماعتِ احمدیہ مانلو و شوپیاں کے احمدیوں کی جائدادوں کو لُوٹے جانے اور جلائے جانے کی اطلاعات بھی ملی ہیں۔ اسی طرح جماعتِ احمدیہ میندھ واڑہ۔ زرقن اور ارونی میں بھی تباہی مچائی گئی ہے۔ اور بعض احمدی دوستوں کے مکانات کے علاوہ باغات کو بھی برباد کیا گیا ہے۔ ایک رف اندازہ کے مطابق احمدی دوستوں کا حالیہ ہنگاموں میں تین کروڑ روپیہ سے زیادہ مالیت کا نقصان ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل فرمائے اور اُن کے زخموں پر مرہم رکھے۔ آمین۔

نظارت ہذا کی طرف سے ہر مرتبہ اطلاعات ملنے پر چار مرتبہ ضلع۔ صوبہ و مرکزی حکام کے نام فوری توجّہ دینے کے لئے تاریں و خطوط بھجوائے جا چکے ہیں۔ اِسی طرح تاروں و چٹھیوں کی نقول متعلقہ جماعتوں کو بھی ارسال کی جا چکی ہیں۔ اور ایک دو روز میں مرکز کی طرف سے وفد بھی بھجوایا جا رہا ہے تا کہ وہ صوبائی اور ضلع کے حکام سے رابطہ پیدا کر کے جماعت کو فسادات کی زد سے بچانے کی کوشش کریں اور متاثر شدہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

سیّدہ حضرت بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب کے اپریشن کے بارہ میں

تفصیلی اطلاعات

قادیان ۱۴ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے دو گرامی نامے محررہ ۹/۴/۷۹ و ۱۰/۴/۷۹ محترم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائم مقام امیر مقامی کے نام موصول ہوئے۔ اُن میں سیدہ حضرت بیگم صاحبہ کے ڈبک کے اپریشن کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ ان گرامی ناموں کا متعلقہ حصہ احباب جماعت کے علم اور سیدہ ممدوحہ کے لئے خصوصی دعاؤں کے جاری رکھنے کی تحریک کی غرض سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ احباب دُعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے اور اپریشن کے بعد ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

(۱)

محترم صاحبزادہ صاحب اپنے گرامی نامہ محررہ ۹/۴ میں تحریر فرماتے ہیں:-

مورخہ ۴ اپریل کو تین بجے شام آپریشن کے لئے وقت مقرر کیا گیا تھا۔ پونے تین بجے ہی بیگم صاحبہ کو اپریشن تھیٹر میں لے جایا گیا۔ دس پندرہ منٹ کے بعد ڈاکٹر مع اپنے چار نائب ڈاکٹروں کے تشریف لے آئے۔ ۳½ بجے باقاعدہ اپریشن شروع ہوا۔ اور ۵½ بجے تک اپریشن جاری رہا۔ ۵½ بجے ہماری ایک احمدی لیڈی ڈاکٹر محترمہ آصفہ زہرا صاحبہ نے تھیٹر سے باہر آکر ہمیں بتایا کہ خدا کے فضل و کرم سے اپریشن بہت کامیاب رہا ہے۔ اب ٹانکے وغیرہ لگائے جا رہے ہیں آدھ پون گھنٹہ میں باہر آجائیں گے۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد بیگم صاحبہ کو کمرے میں پہنچایا گیا۔ اس وقت ڈاکٹر نے کہا جنہوں نے اپریشن کیا تھا، کہ یہ اپریشن بہت نازک ہے۔ ہوش آنے کے بعد کم از کم چار روز تک شدید درد ہوگا جس کو بہرحال برداشت کرنا پڑے گا نیز ٹانگیں سُن رہیں گی اس کا فکر نہ کیا جائے۔

چنانچہ رات کے وقت انہیں قدرے ہوش آگیا۔ اُس وقت بہت شدید درد محسوس کر رہی تھیں۔ نیز اُبکائیاں بھی آتی رہیں۔ قے بھی ہوئی جس کی وجہ سے اپریشن کی جگہ ناقابلِ برداشت درد اُٹھتی رہی۔ اِس طرح رات بھر بہت بے چینی سے گزری۔ چونکہ کلوروفارم بھی سُونگھایا گیا تھا اس لئے متلی اور قے اس کے بعد ضرور ہوتی ہے۔ دوسرے دن بھی یہی کیفیت رہی۔ ڈاکٹر نے آکر دیکھا اور کہا کہ یہ درد دو تین روز اور رہے گا۔ فکر کی کوئی بات نہیں۔

مجھے اِس بات کی بہت زیادہ فکر لگی ہوئی تھی کہ بعض اوقات اِس قسم کے اپریشن کے بعد پیشاب کی بندش ہو جاتی ہے جو مریض کے لئے بہت ہی تکلیف دہ ہو جاتی ہے اور بعض اوقات بہت پیچیدہ صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ محترم مولانا محمد حفیظ صاحب کو ہوا تھا۔ اپریشن کے بعد بندشِ پیشاب کی وجہ سے مولوی صاحب کو کافی تکلیف اُٹھانی پڑی تھی۔ اِس وجہ سے مَیں بہت ہی دُعائیں کرتا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد فضل و احسان رہا کہ اپریشن کے دُوسرے ہی دن بہت کھل کر اور آسانی سے خود بخود پیشاب آگیا۔ چنانچہ جب صبح ڈاکٹر آئے اور آتے ہی پیشاب آنے کے بارے میں دریافت کیا اور جب ہم نے بتایا تو وہ بہت خوش ہوئے اور اچانک اُن کے مُنہ سے جو ہندو پنڈت ہیں اللہ اکبر کا نعرہ نکلا۔ گویا کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک معجزہ اور اپنے بزرگوں اور پیاروں کی مخلصانہ دُعاؤں کا ہی نتیجہ تھا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

اس کے بعد کل انہیں کھانسی کی تکلیف صبح سے شروع ہوئی۔ کھانستے وقت بھی اپریشن کی جگہ ناقابلِ برداشت درد اُٹھ رہی تھی۔ شام کے وقت دوائیاں وغیرہ دینے کے نتیجہ میں قدرے آرام آگیا۔ آپریشن کی جگہ کے آس پاس بال کاٹنے کے لئے RAZER اور تیز دوائیاں لگانے کے نتیجہ میں کافی چھالے وغیرہ پڑے ہیں۔ اور ایک ہی جگہ لیٹے رہنے کی وجہ سے بھی BED-SORE کی طرح کی تکلیف ہے۔ اپریشن کے اردگرد کی جگہ چھالے پڑ جانے سے بھی کافی درد اور جلن ہے۔ اس کا علاج جاری ہے۔ بتدریج افاقہ ہو رہا ہے۔

لہذا براہ کرم دُعائیں جاری رکھیں اور بار بار اعلان بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اِس قسم کی درد کو بھی دُور فرمائے اور جس طرح خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہر بات تسلی بخش کر دی تھی اسی طرح جلد ہی پُوری طرح آرام عطا فرمائے اور درد اور جلن کو دُور فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اپریشن کے بعد کم از کم ۱۴ دن ہسپتال میں ہی رہنا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ عرصہ تین ہفتہ تک ہو جائے گا۔ کیونکہ آج صبح ڈاکٹر صاحب دیکھنے کو آئے تو کہا کم از کم دس روز بعد مریضہ کو بٹھانے کے بارہ میں غور ہوگا۔ اس کے بعد باہر بھی کچھ روز آرام کرنا ہے۔ اس کے بعد ہی سفر اختیار کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ پنجاب میں مئی میں بہت گرمی ہو گی اِس لئے ساؤتھ ہی میں بنگلور وغیرہ تین چار ہفتہ قیام کرنا ہوگا۔

آپ کی خدمت میں ایک ضروری امر قابلِ ذکر ہے کہ ڈاکٹر بی رام مورتی ایک مشہور زمانہ اور عالمی شہرت یافتہ سرجن ہیں اور نیورولوجی کے لئے مانے ہوئے سرجن ہیں۔ حکومتِ ہند کی طرف سے انہیں پدم شری اور پدم بھوشن کے خطابات بھی مل چکے ہیں۔

(آگے ملاحظہ ہو صفحہ پر)

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۶۰ ویں سہ روزہ مجلس مشاورت

غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں غیر معمولی نصرت کا موجب بننے کیلئے ہمارے کندھوں پر عظیم ذمہ واریاں ڈالی ہوئی ہیں

عالمگیر بنیادوں پر مخالفت کا انتہائی شدت اختیار کرجانا اس امر پر دال ہے کہ انتہائی نصرت کا زمانہ آگیا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز افتتاحی و اختتامی خطاب!

ربوہ — یکم شہادت ۱۳۵۸ ہجری شمسی (مطابق یکم اپریل ۱۹۷۹ء) جماعت احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت جو مورخہ ۳۰ امان (مطابق ۳۰ مارچ) بروز جمعۃ المبارک چار بجے سہ پہر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع و عریض ہال "ایوانِ محمود" میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کے درمیان اپنی مخصوص اسلامی روایات کے ساتھ شروع ہوئی تھی۔ آج سوا تین بجے سہ پہر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایجنڈے پر غور اور سفارشات مکمل کرنے کے بعد نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شوریٰ کے افتتاح کے موقع پر اور اختتام سے قبل نہایت روح پرور اور بصیرت افروز خطاب فرمائے۔

۳۰ مارچ ۱۹۷۹ء

حضور کی تشریف آوری اور اجتماعی دُعا

چار بجے سہ پہر تک جب جملہ نمائندگان "محمود ہال" میں جماعت وار اپنی اپنی مقررہ نشستوں پر بیٹھ گئے تو حضور قصرِ خلافت سے بذریعہ موٹر کار "محمود ہال" تشریف لائے جب حضور اسٹیج پر تشریف لائے تو جملہ نمائندگان نے احتراماً کھڑے ہوکر حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور کے کرسئ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ جو حضور کے ارشاد کی تعمیل میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید نے کی۔ آپ نے سورۃ الشوریٰ کے پانچویں رکوع کی تلاوت کی۔

تلاوت کے بعد حضور نے نمائندگانِ شوریٰ سے مخاطب ہوکر فرمایا اب ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں صحیح نہج پر سوچنے کی توفیق عطا کرے صحیح فیصلوں پر پہنچنے کی توفیق سے نوازے اور پھر ان فیصلوں میں اپنے فضل سے بے اندازہ برکت ڈالے۔ نیز جو فیصلے ہم کریں ان پر عمل کرنے کی ہمیں توفیق بھی دے۔ اپنی استعداد کے مطابق ہمارے تھوڑے عمل کو ہی قبول فرمائے اور بہت ہی نعمتوں سے ہماری جھولیوں کو بھر دے۔

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ نمائندگان شریک ہوئے۔

چھ بیرونی ملکوں کے مقتدر نمائندوں کی شرکت

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ امسال مجلسِ شوریٰ میں جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے کثیر التعداد نمائندگان کے علاوہ چھ بیرونی ملکوں (جن میں ریاستہائے متحدہ امریکہ، سوئٹزرلینڈ، گھانا، سیرالیون، انڈونیشیا اور بنگلہ دیش شامل ہیں) کے مقتدر نمائندگان اپنے اپنے ملکوں سے ربوہ پہنچ کر مجلسِ شوریٰ میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔

چنانچہ جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے نیشنل امیر محترم برادر مظفر احمد صاحب ظفر، سوئٹزرلینڈ کی جماعتِ احمدیہ کے مقتدر رکن محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ، گھانا (مغربی افریقہ) کے امیر جماعت اور مشنری انچارج (جن کا حضور ایدہ اللہ نے گھانا کے پیراماؤنٹ مشنری کے طور پر اجلاس میں ذکر فرمایا) محترم جناب عبدالوہاب بن آدم، سیرالیون (مغربی افریقہ) کی جماعت ہائے احمدیہ کے نیشنل پریذیڈنٹ محترم پیراماؤنٹ چیف وی۔ وی کالون، جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی نیشنل مجلس عاملہ کے رکن محترم ہادی ایمان صاحب اور جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش کے نیشنل امیر محترم جناب مولوی محمد صاحب نے امسال مجلسِ شوریٰ میں اپنے اپنے ملک کی جماعت ہائے احمدیہ کی نمائندگی فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

دُعا سے فارغ ہوکر حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا ترقی کرنے والی قوموں میں یہ وصف ہوتا ہے کہ وہ جو اسباق زندگی میں سیکھتی ہیں انہیں وہ روایات میں ڈھال لیتی ہیں اور پھر اپنی اچھی روایات کو قائم رکھتی ہیں۔ وہ اپنی درخشندہ روایات پر مشتمل ماضی کا یہ سرمایہ اپنے سینے سے لگائے ہوئے آگے بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ انکی زندگی کا ہر دن ایک نیا سبق انہیں دیتا ہے۔ اُسے وہ اپنی روایت میں ڈھال لیتی ہیں۔ اس طرح روایتیں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ ماضی کے تجربات اور روایات سے فائدہ اُٹھاتے اور زمانۂ حال میں قائم ہونے والی نئی روایات سے مستفید ہوتے ہوئے مستقبل کی طرف انکی پیشقدمی جاری رہتی ہے۔ اور وہ اپنی روایات پر عمل پیرا رہتے ہوئے مسلسل ترقی کرتی چلی جاتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے مجلسِ شوریٰ سے متعلق بعض روایات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہماری مجلسِ شوریٰ کی ایک روایت یہ ہے کہ ہم اس میں ننگے سر نہیں بیٹھتے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ ہم شوریٰ کی کارروائی کے دوران آپس میں باتیں نہیں شروع کر دیتے۔ تیسری روایت یہ ہے کہ جس بھائی کے ذہن میں زیرِ بحث موضوع کے متعلق جو بھی اچھا خیال آئے اسے وہ آرام کے ساتھ، پیار کے ساتھ، عقل کے ساتھ مختصر الفاظ میں پیش کرتا ہے۔ اچھا خیال ذہن میں آنے پر شرما کر خاموش رہنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح ضرورت سے زیادہ بولنے کی بھی عادت نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ اس لئے ضروری ہے تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ دوستوں کے مشورے سُن سکیں اور ان سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

چوتھی روایت یہ ہے کہ ہم تعمیری سوچ رکھتے ہیں۔ ہماری ہر بات جو ہم یہاں کرتے ہیں فائدہ مند ہوتی ہے ہمارے لئے بھی اور آنے والی نسلوں کے لئے بھی۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے مزید فرمایا ایک یہ روایت ہے ہماری کہ ہم جو کسمپرس اور دُنیا کے دھتکارے ہوئے ہیں ہمارے کندھوں پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ ہم اس امر میں کوشاں رہیں کہ دُنیا میں بسنے والا انسان اپنے ربّ کریم کی طرف واپس آجائے۔ اس کے لئے مقدور بھر کوشش کرنا بنیادی اور اہم فریضہ ہے۔ جماعتِ احمدیہ کا باقی تمام فرائض اسی کی شاخیں ہیں۔ دُنیا کو زندہ خدا سے متعارف کرانے اور اُس کے ساتھ دُنیا کا زندہ تعلق قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم خود اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت سے بہرہ ور ہوں اور اس کے ساتھ ہمارا اپنا زندہ تعلق قائم ہو جبھی ہم دُنیا کو خیر پہنچا سکتے ہیں اور اسے ربّ کریم کی طرف واپس لا سکتے ہیں۔ ہمیں بڑی کثرت سے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کرنی چاہئیں اور خاص کر اِن ایّام میں دعاؤں پر بہت زور دینا چاہیئے کہ ہمارے ذریعہ سے دُنیا کے ہر انسان کو خیر پہنچے، اسے روحانی ترقیات حاصل ہوں، وہ خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرے اور وہ اُس کی رضا کی جنتوں میں داخل ہونے والا بنے۔

تین سب کمیٹیوں کا تقرر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اِس بصیرت افروز خطاب کے بعد نمائندگانِ کرام کے مشورہ سے ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور اور سفارشات کے سلسلہ میں درج ذیل تین سب کمیٹیوں کا تقرر فرمایا۔ اِس سلسلہ میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کو حضور کے ارشاد پر صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

(۱) سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ۔
تعداد اراکین ۳۶۔

(۲) سب کمیٹی بجٹ ہائے تحریک جدید و وقفِ جدید۔ تعداد اراکین ۳۷۔

(۳) سب کمیٹی بہشتی مقبرہ و اصلاح و ارشاد۔ برائے غور تجاویز متعلقہ۔ تعداد اراکین ۲۴۔

۳۱ مارچ ۱۹۷۹ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں مجلسِ مشاورت کے دوسرے دن کا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔

رپورٹ تعمیل فیصلہ جات سالِ گذشتہ

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اب گذشتہ سال کی مجلسِ مشاورت کے موقع پر جو فیصلے کئے گئے تھے ان کی تعمیل کے متعلق رپورٹیں پیش کی جائیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے اس سب کمیٹی کی سفارشات پڑھ کر سنائیں جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال مجلسِ شوریٰ کے موقع پر جماعت کی علمی پیاس بجھانے کے لئے مختلف تجاویز پر بہ دورانِ سال غور کر کے کوئی مناسب طریق کار پیش کرنے کے لئے مقرر فرمائی تھی۔ آپ کے بعد محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ نے نظارت بہشتی مقبرہ کے متعلق فیصلوں کی تعمیل کے بارہ میں رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

رپورٹ اضافہ جات بجٹ بہ دورانِ سال

اس کے بعد محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے سیکرٹری مجلس مشاورت نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں اضافہ جات بجٹ بہ دورانِ سال سے متعلق رپورٹ نیز وہ تجاویز پڑھ کر سنائیں۔ جو مختلف جماعتوں کی طرف سے مجلس مشاورت میں پیش کرنے کے لئے ارسال کی گئیں مگر صدر انجمن احمدیہ نے بعض وجوہ کی بناء پر انہیں مجلس مشاورت میں پیش کرنے سے اتفاق نہیں کیا تھا۔ اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انہیں پیش نہ کرنے سے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی سفارش منظور فرمائی تھی۔

اس مرحلہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودھا کو ارشاد فرمایا کہ اسٹیج پر تشریف لا کر بقیہ کارروائی کو جاری رکھنے میں حضور ایدہ اللہ کا ہاتھ بٹائیں۔ چنانچہ محترم مرزا صاحب اسٹیج پر تشریف لے آئے اور آپ کو اس اجلاس میں خود بھی حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پہلو میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔

رپورٹ سب کمیٹی بیت المال

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے سیکرٹری سب کمیٹی بیت المال نے میزانیہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بابت سال (۱۳۵۸-۵۹ ہش / ۱۹۷۹-۸۰ء) کے متعلق سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ سب کمیٹی نے میزانیہ میں دکھائے گئے ۷۶،۹۰۰ روپے کے جدید اخراجات سے اتفاق کیا اور بتایا کہ ان اخراجات کے منظور کر لینے کے بعد مدریزرو برائے اضافہ جات دورانِ سال میں سے اسی قدر رقم کم ہو جائے گی یعنی ان کی وجہ سے مجموعی بجٹ میں کوئی زیادتی نہیں ہوگی نیز سب کمیٹی نے سفارش کی کہ لازمی چندوں کے گذشتہ سال کے بجٹ پر دس فیصد اضافہ کے علاوہ اخراجات میں ناگزیر ایزادیوں کو مدِنظر رکھ کر حصہ آمد اور چندہ عام میں جو پچاس ہزار روپیہ کا مزید اضافہ دکھایا گیا ہے اُسے بھی منظور فرما لیا جائے۔

مجموعی طور پر سب کمیٹی نے صدر انجمن احمدیہ کے میزانیہ بابت ۱۳۵۸-۵۹ ہش / ۱۹۷۹-۸۰ء کو جو مبلغ ۱۷،۹۹،۲۹،۹۲ روپے کی آمد و خرچ پر مشتمل ہے منظور کر لینے کی سفارش کی۔

اس کے بعد محترم مرزا عبدالحق صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے فرمایا جو دوست اس بات کے حق میں ہوں کہ جس شکل میں صدر انجمن احمدیہ نے بجٹ پیش کیا ہے اور سب کمیٹی بیت المال نے اس کو منظور کر لینے کی سفارش کی ہے اُسے منظور کر لینے کی سفارش کی جائے وہ کھڑے ہو جائیں چنانچہ سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق اسے منظور کر لینے کی سفارش کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہ دورانِ بحث فرمایا کہ خدا تعالیٰ اتنا فضل کرنے والا ہے کہ ۱۹۶۵ء کے بجٹ سے چار گنا زیادہ بجٹ آج پیش ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ بہت فضل کرتا ہے آپ اس کے فضلوں کو سمیٹنے کی کوشش کریں۔

خصوصی عشائیہ کا اہتمام

شوریٰ کے دوسرے روز ۳۱ مارچ کی شب کو دارالضیافت میں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے نمائندگان کرام کے لئے ایک خصوصی عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہِ شفقت شرکت فرمائی اس طرح امسال بھی نمائندگان کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری فرمودہ لنگر خانہ میں حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ حضور ایدہ اللہ کے ساتھ کھانا تناول کرنے کے بعد نمائندگانِ کرام نے دفتر تحریک جدید کے عقب میں گراسی لان میں جمع ہو کر دُور رس نتائج کی حامل تاریخی کسرِ صلیب کانفرنس جو گذشتہ سال لندن میں منعقد ہو کر عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی عظیم الشان فتح پر منتج ہوئی تھی کی متحرک باآواز فلم دیکھی۔ اس دستاویزی فلم کی نمائش کا اہتمام وکالت تبشیر تحریک جدید کی طرف سے کیا گیا تھا۔ نمائندگانِ کرام اور کثیر التعداد دیگر اہلِ ربوہ نے اس تاریخی کانفرنس کے مناظر کو بہت ذوق و شوق کے عالم میں دیکھا اور یہ اُن کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئے۔

شوریٰ کی روداد پر طائرانہ نظر

حسبِ سابق امسال بھی مجلسِ شوریٰ تین دن جاری رہی اور مجموعی طور پر اس کے چار اجلاس منعقد ہوئے۔ چاروں اجلاسوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنفسِ نفیس خود صدارت فرمائی۔ ان اجلاسوں میں حضور ایدہ اللہ کی زیرِ ہدایت مختلف اوقات میں علی الترتیب محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتِ احمدیہ ضلع فیصل آباد، محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب، محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی، محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعتِ احمدیہ ضلع شیخوپورہ، محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعتِ احمدیہ لاہور اور محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کوئٹہ کو صدارت کے فرائض کی انجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی اعزاز حاصل ہوا۔

ان چاروں اجلاسوں میں تربیتی، انتظامی اور مالی امور سے متعلق سفارشات پر مشتمل سب کمیٹیوں کی رپورٹوں نیز صدر انجمن احمدیہ تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے بجٹ ہائے آمد و خرچ پر تفصیلی غور کیا گیا۔ نمائندگانِ کرام نے حضور کے ارشاد پر ان سفارشات کے بارہ میں باری باری اپنی آراء پیش کیں۔ تفصیلی بحث کے دوران حضور نمائندگان کو وقتاً فوقتاً نہایت اہم اور بیش قیمت نصائح اور ہدایات سے نوازتے رہے۔

مورخہ یکم اپریل ۱۹۷۹ء

حضور کا اختتامی خطاب اور پُرسوز اجتماعی دُعا

اختتامی اجلاس میں ایجنڈے کی جملہ تجاویز پر غور مکمل ہونے کے بعد ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کے قریب حضور ایدہ اللہ نے نمائندگان کو اپنے اس معرکہ آراء اختتامی خطاب سے نوازا جو قریباً پونے دو گھنٹے تک جاری رہا۔

تشہد و تعوذ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ مخالفت کا انتہائی شدت اختیار کر جانا بتا رہا ہے کہ اب انتہائی نصرت کا زمانہ آ گیا ہے۔ انتہائی شدید مخالفت دو وجوہات سے کی جا رہی ہے۔ ایک گروہ وہ ہے جس نے اسلامی تعلیم کو پسِ پشت ڈال کر جھوٹ کو وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ یہ گروہ جھوٹ کو جھوٹ سمجھ کر اعتراض کرتا ہے۔ ان کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہے۔ ایک دوسرا گروہ ہے جسے غلط فہمیوں میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔ یہ لوگ اکثریت میں ہیں۔ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں اور ان اعتراضوں کو پھیلاتے بھی ہیں۔

اس کے بعد حضور نے انگریزی زبان میں طبع شدہ وسیع پیمانے پر پھیلائے جانے والے متعدد اعتراضوں کا تفصیل سے جواب دیا۔ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ ماموریت کی نوعیت، قرآن مجید میں لفظی و معنوی تحریف، جہاد کی اہمیت کو کم کرنے، دُنیا بھر میں مساجد تعمیر کرنے اور سکول وغیرہ کھولنے سے متعلق سراسر بے بنیاد الزامات شامل تھے۔ ان میں سے ہر اعتراض کا حضور نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے نامور علماء کی تحریرات کی رُو سے نہایت ہی مدلل اور مسکت جواب دیا۔ ان اعتراضات کا سراسر جھوٹ پر مبنی ہونا دو اور دو چار کی طرح واضح فرمایا نیز اس ضمن میں اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے اور عیسائیت کو پوری دُنیا میں غالب کرنے کے سلسلہ میں عیسائی چرچ کے انتہائی خطرناک منصوبوں کو خاک میں ملانے اور لاکھوں عیسائیوں کو مسلمان بنانے سے متعلق حضور نے جماعتِ احمدیہ کی عظیم الشان خدمات اور کارناموں اور ان کے غلبۂ اسلام کے حق میں نہایت خوشکن نتائج و اثرات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

آخر میں حضور نے موجودہ حالات میں

(باقی ملاحظہ کیجئے صفحہ ۸ پر)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان دسمبر ۱۹۷۸ء

دوسری قسط

جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں پیدا کردہ
غلط فہمیوں کا ازالہ

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

مسئلہ ختم نبوت

سامعین کرام! سب سے بڑی غلط فہمی جو ہمارے خلاف بذریعہ تحریر و تقریر پھیلائی جا رہی ہے، وہ یہ ہے کہ گویا ہم نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیینؐ نہیں مانتے۔ تمام احمدی اس امر کے گواہ ہیں کہ یہ ہم سب پر ایک افترائے عظیم ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا دین اسلام ہے اور ہمارے عقائد اسلامی ہیں۔ اور کوئی عقیدہ ہمارا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف نہیں۔ اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر پوری قوت۔ یقین۔ معرفت اور بصیرت سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو شخص آپؐ کو خاتم النبیین نہیں مانتا وہ ہمارے نزدیک مسلمان نہیں ہے۔ اور ہم نے یہ اعلان آج ہی نہیں کیا بلکہ جماعت احمدیہ یوم تاسیس سے ہی ہم یہ عقیدہ تحریراً بھی اور تقریراً بھی ظاہر کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور خود بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں اپنے آقا و مولا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان ظاہر فرمایا ہے۔ چنانچہ آپؑ اسی خاتم النبیین کے بہتان کو جو آجکل دنیوی سیاسی اغراض کے تحت بہت زیادہ پھیلایا ہے ان الفاظ میں ردّ فرماتے ہیں:-

"مجھے اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں۔ اور جس قدر قرآن کریم کے حروف ہیں۔ اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسولؐ کے فرمودہ کے خلاف نہیں اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے۔ اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس سے پوچھا جائے گا۔"

(کرامات الصادقین صفحہ ۲۵)

پس احمدیوں کو ختم نبوت کا منکر قرار دینا انتہائی ظلم و زیادتی ہے۔ اور پھر لطف کی بات تو یہ ہے کہ ہمارے عام مسلمان بھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے کے باوجود آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی دوبارہ آمد کے منتظر ہیں۔ تو پھر "ختم نبوت" کیسے باقی رہی؟ اور وہ کیوں ختم نبوت کے منکر قرار نہیں پاتے؟ حالانکہ قرآن مجید میں جہاں آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے وہاں کوئی ایسی تصریح نہیں ہے کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ اب صرف پرانا نبی آسکتا ہے اور امتِ محمدیہ کے کسی فرد کو بھی یہ مرتبہ نہیں مل سکتا۔ چنانچہ اسی بات کے پیشِ نظر مولانا محمد عثمان صاحب فارقلیط نے جو ہندوستان کے ایک مایۂ ناز صحافی تھے، دانشوروں کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ فرمایا:-

"لطف یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی تو اپنے آپ کو مسیح محمدی کہیں ......
لیکن ہمارے علماء اسرائیلی اور حقیقی نبی کو حضور اکرمؐ کے بعد دنیا میں لائیں وہ کافر قرار نہ پاسکیں بلکہ مسلمان اور مکفّر ٹھہریں۔
اے علماء کرام! اگر آپ قادیانی فتنہ کی جڑ کاٹنا چاہتے ہیں تو پہلے اپنی جڑ کاٹیں۔"

(شبستان نومبر ۱۹۷۴ء)

یہی وجہ ہے کہ ایک طرف عقیدۂ ختم نبوت اور دوسری طرف عقیدہ نزولِ مسیحؑ کو دیکھ کر بزرگانِ سلف کو بھی ختم نبوت کی یہ تاویل و تشریح کرنی پڑی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو نئی شریعت لائے یا جو شریعت محمدیہ کو منسوخ کرنے والا ہو۔ بلکہ جو بھی نبی آنحضرت صلعم کی بشارت کے مطابق ہوگا وہ آنحضرت صلعم کے تابع ہوگا۔ اور ایسی نبوت کا نام بزرگانِ سلف نے "نبوت الولایت" رکھا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا بھی یہی اعتقاد ہے اور ہمارے مخالفین جو ہمیں غلط طور پر اور سراسر زیادتی کی راہ سے ختم نبوت کا منکر قرار دیتے ہیں تو وہ محض عامۃ المسلمین میں احمدیوں کے خلاف غیظ و غضب اور اشتعال پیدا کرنے کے لئے ایسا الزام ہم پر لگاتے ہیں۔ اب ہم اپنے مخالفین سے پوچھتے ہیں کہ جب جماعت احمدیہ ختم نبوت کی وہی تشریح کرتی ہے جو بزرگانِ سلف نے کی ہے تو کیا انہوں نے اس بات کی جسارت کی ہے یا کر سکتے ہیں کہ وہ تمام اکابر گزشتہ پر بھی کوئی فتویٰ صادر کریں؟ کفر و ارتداد کا نہ سہی جہالت و ضلالت کا ہی سہی؟ یہ کیسا عجیب اندھیر ہے کہ جو بات انکے مسلّم مقتدا و پیشوا کہیں تو وہ مسلم بلکہ امام المسلمین اور وہی بات ہم کہیں تو دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد اور کافر!؟

اب میں وقت کی رعایت سے صرف چند حوالے بزرگانِ سلف کے اس تعلق میں پیش کرتا ہوں جو جماعتِ احمدیہ کے موقف کی تائید کرتے ہیں۔ اور جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ختم نبوت کی جماعت احمدیہ نے کوئی نئی تشریح یا تاویل نہیں کی اور نہ ہی اس تعلق میں جماعت احمدیہ کے عقائد عام مسلمانوں سے الگ ہیں:-

(۱)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ:-

"قُوْلُوْا اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ"

(دُرِّ منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴
و تکملہ مجمع البحار جلد ۴ صفحہ ۸۵)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو بے شک کہو۔ لیکن یہ نہ کہو کہ حضورؐ کے بعد نبی نہیں آسکتا۔

(۲)

حضرت امام محمد طاہر سندھی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی سنہ ۹۷۶ھ / ۹۸۶) جو ایک نہایت بلند پایہ عالم تھے، جنہوں نے صحاح ستّہ کے نہایت مفید حواشی عربی زبان میں لکھے اور لغتِ حدیث میں ایک نہایت جامع اور مبسوط کتاب دو جلدوں اور ایک تکملہ پر مشتمل مجمع بحار الانوار لکھی حضرت عائشہ رضؓ کے مذکورہ قول کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:-

"ھٰذَا نَاظِرًا اِلٰی نُزُوْلِ عِیْسٰی وَ ھٰذَا اَیْضًا لَا یُنَافِیْ حَدِیْثَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ لِاَنَّہٗ اَرَادَ لَا نَبِیَّ یَنْسَخُ شَرْعَہٗ"

(تکملہ صفحہ ۸۵)

یعنی ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ کا یہ قول مسیح موعود نبی اللہ کی آمد کو مدّنظر رکھ کر فرمایا گیا ہے اور حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے مخالف نہیں۔ کیونکہ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد ایسا نبی نہ ہوگا جو حضور صلعم کی شریعت کو منسوخ کر دے۔

(۳)

حضرت امام مُلّا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی سنہ ۱۰۱۴ھ) جو بڑے محقق اور فقہ حنفیہ کے ماہر اور جلیل القدر امام گزرے ہیں اپنی کتاب موضوعات کبیر میں ابن ماجہ جلد اول کتاب الجنائز صفحہ ۲۳۷ میں وارد آنحضرت صلعم کی حدیث --- "لَوْ عَاشَ (اِبْرَاھِیْمُ) لَکَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا" پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر آپؐ کے فرزند ابراہیمؓ زندہ رہتے اور نبی بن جاتے، اسی طرح اگر حضرت عمرؓ نبی بن جاتے تو وہ آپؐ کے اتباع میں سے ہوتے۔ اس ذکر کے بعد خاتم النبیین کی یہ تشریح فرماتے ہیں کہ:-

"اِنَّہٗ لَا یَاْتِیْ نَبِیٌّ بَعْدَہٗ یَنْسَخُ مِلَّتَہٗ وَلَمْ یَکُنْ مِنْ اُمَّتِہٖ"

(موضوعات کبیر صفحہ ۵۸، ۵۹)

یعنی خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو آپؐ کی امت سے نہ ہو اور آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ گویا آنحضرت صلعم کے بعد ایسے نبی کا آنا جو آپؐ کا متبع اور امتی ہو اور آپؐ کی شریعت پر عامل ہو آپؐ کے خاتم النبیین ہونے کے منافی و مناقض نہیں ہے۔

(۴)

اسی طرح حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی سنہ ۱۱۷۶ھ) جو بارھویں صدی کے مجدد بھی مانے گئے ہیں، فرماتے ہیں:-

"خُتِمَ بِہِ النَّبِیُّوْنَ اَیْ لَا یُوْجَدُ مَنْ یَّاْمُرُہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِالتَّشْرِیْعِ عَلَی النَّاسِ"

(تفہیمات الٰہیہ۔ تفہیم ۵۳)

یعنی آنحضرت صلعم کے نبیوں کے خاتم ہونے سے یہ مراد ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی ایسا ربانی مصلح نہیں ہو سکتا جسے خدا تعالیٰ کوئی نئی شریعت دے کر مامور کرے۔

(۵)

اسی طرح حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے معنے امام علامہ السید محمد بن عبد الرسول الحسینی البرزنجی الشہرزوری ثم المدنی (متوفی سنہ ۱۱۰۳ھ) نے جن کو شمار بعض نے مجددین میں کیا ہے اپنی کتاب الاشاعۃ فی اشراط الساعۃ صفحہ ۲۲۶ میں بحوالہ امام مُلّا علی قاریؒ یہ لکھتے ہیں:-

"اَمَّا حَدِیْثُ لَا وَحْیَ بَعْدِیْ فَبَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَہٗ۔ نَعَمْ وَرَدَ لَا نَبِیَّ

بعدی ومعناہ عند العلماء لا یحدث بعدہ نبی بشرع ینسخ شرعہ "۔

یعنی یہ حدیث کہ میرے بعد وحی نہیں باطل اور بے اصل ہے۔ ہاں لانبیّ بعدی آیا ہے جس کے معنی علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا جو آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔

گویا لانبیّ بعدی کے یہ معنی کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا، اہلِ علم نہیں کرتے۔

(۶)

مولوی عبدالحی صاحب فرنگی محل لکھنوی فرماتے ہیں :-

"بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرّد کسی نبی کا آنا محال نہیں۔ بلکہ نئی شریعت والا البتہ ممتنع ہے"

(دافع الوسواس فی اثر ابن عباس نیا ایڈیشن صفحہ ۱۶)

(۷)

اسی طرح مولانا محمد قاسم صاحبؒ نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند تحریر فرماتے ہیں :-

"سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپؐ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپؐ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدّم و تاخرِ زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقامِ مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"۔

(تحذیر الناس صفحہ ۳)

اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۸ پر تحریر فرماتے ہیں :-

"اگر بالفرض بعد زمانۂ نبویؐ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"

سامعین کرام! ہمارے مخالف علماء کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٔ نبوت کے خلاف عموماً آیت خاتم النبیین اور حدیث لانبیّ بعدی پیش کر کے عوام کو غلط فہمی میں مبتلا کر کے انہیں احمدیت کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے۔ مگر مذکورہ چند حوالوں سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ان سے مراد صرف اور صرف یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو شرعی نبی ہو۔ اور ایسا غیر شرعی نبی بھی نہیں آسکتا جس نے آنحضرت صلعم کی اتباع نہ کی ہو۔ بلکہ ساری اُمتِ محمدیہ ایک ایسے نبی کی آمد پر متفق ہے جو آنحضرت صلعم کا تابع ہوگا۔ یعنی مسیح موعود۔ اور یہی عقیدہ جماعتِ احمدیہ کا ہے۔ اور یہی دعویٰ بانیٔ جماعتِ احمدیہ کا ہے۔ اور جیسا کہ مَیں پہلے بتا چکا ہوں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات قرآن و حدیث اور تاریخ و عقل سے ثابت ہے تو معلوم ہوا کہ آنے والا اسی اُمت کا فرد ہے جو آنحضرت صلعم کا غلام اور خادم ہے۔

پس عقیدۂ ختمِ نبوت میں درحقیقت ہمارا اور دوسرے مسلمان بھائیوں کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اگر اختلاف ہے تو صرف مسیح موعود کی شخصیت اور اس کی تعیین میں ہے۔ کیونکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ مسیح موعود آگیا اور وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ اور دیگر مسلمان ابھی اُس مسیح اسرائیلی کے منتظر ہیں جس کو قرآن مجید نے وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (آلِ عمران آیت ۵۰) کہہ کر صرف اسرائیل کا نبی قرار دیا ہے نہ کہ اُمتِ محمدیہ کا۔

چنانچہ اخبار صدق جدید لکھنؤ ۶ راگست ۱۹۶۵ء میں اس اعتقاد کا یوں تجزیہ کیا گیا ہے کہ :-

"یہ قادیانی اور ان کے مخالف علماء دونوں اُصولی طور پر ایک ہی عقیدہ رکھتے ہیں اختلاف صرف شخصیت میں ہے۔ علماء کہتے ہیں کہ بیشک حضرت مسیحؑ بحالتِ نبوت تشریف لائیں گے۔ اور اُن پر وحی بھی نازل ہوگی۔ وحی لانے والے حضرت جبرائیل ہوں گے۔ مگر نازل ہونے والے مسیح غلام احمد قادیانی نہیں ہیں۔ وہ تو آئیں گے۔ گویا یہ فرق ہے کہ عیسیٰ نبی اللہ تشریف لے آئے ہیں۔ علماء کہتے ہیں کہ نہیں وہ ابھی نہیں آئے۔ مگر آئیں گے ضرور —— پھر قادیانیوں اور اُن کے مخالف علماء میں فرق کیا رہا۔ اُصول میں دونوں متفق ہیں۔ مابہ النزاع صرف شخصیت ہے"۔

مسیح موعودؑ کا دعوائے نبوّت

حضرات! ہمارے مسلمان بھائیوں کو علماء اس بڑی غلط فہمی میں مبتلا کر دیتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے آنحضرت صلعم کے بالمقابل دعوائے نبوّت کر کے ایک الگ اُمّت کی بنیاد ڈال دی ہے۔ اس لئے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں لیکن یہ سراسر جھوٹ اور افتراء ہے۔ جیسا کہ مَیں اپنی تقریر کی ابتداء میں بیان کر چکا ہوں۔ اب یہاں محض وضاحت کے لئے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے صرف دو اقتباس پیش کروں گا کہ آپؑ نے کس قسم کی نبوّت کا دعویٰ فرمایا ہے۔

——(الف)——

چنانچہ آپؑ اپنی کتاب تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۶۸ پر تحریر فرماتے ہیں :-

"میری مُراد نبوّت سے یہ نہیں کہ مَیں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوّت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف میری مراد میری نبوّت سے کثرتِ مکالمت و مخاطبتِ الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں مَیں اُس کی کثرت کا نام بحکمِ الٰہی نبوّت رکھتا ہوں۔ وَلِکُلٍّ اَنْ یَّصْطَلِحَ"۔

——(ب)——

اسی طرح آپؑ نے اپنے آخری مکتوب مندرجہ اخبار عام ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء میں تحریر فرمایا :-

"یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا مَیں ایسی نبوّت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنی ہیں کہ مَیں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعتِ اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں، یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوّت کا میرے نزدیک کفر ہے۔ اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ مَیں یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوّت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں۔ یہ سراسر میرے پر تہمت ہے۔ اور جس بناء پر مَیں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں۔ وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے۔ اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے اور انہی اُمور کی کثرت کی وجہ سے اُس نے میرا نام نبی رکھا۔ سو مَیں خُدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اگر مَیں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا"۔

اِن دونوں حوالوں سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر جگہ آنحضرت صلعم کی اقتداء اور غلامی کا دم بھرا ہے۔ اور اپنے آپ کو آنحضرت صلعم کا احقر الغلمان ہی سمجھا ہے۔ اور آپؑ کے اور آپؑ کی جماعت کے دل میں عشقِ محمدؐ اس قدر رچا بسا ہوا ہے کہ ہمارے جسم کا ایک ایک رُواں یہی صدا دے رہا ہے کہ ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

جہاد کی منسوخی کا الزام

جماعت احمدیہ کے خلاف ایک بڑی غلط فہمی یہ بھی پھیلائی جاتی ہے کہ یہ جماعت جہاد کی منکر ہے حالانکہ یہ بات بھی سراسر غلط اور خلافِ واقعہ ہے کیونکہ قرآنی احکام اور احادیث کی روشنی میں ہر مسلمان پر جہاد واجب ہے۔ البتہ جہاد سے صرف اور صرف دین کے لئے جنگ و جدال سمجھنا اسلامی تعلیمات سے ناواقفی کا نتیجہ ہے۔ جیسا کہ عام مسلمان سمجھتے ہیں۔ جہاد کے بارے میں جو تصریحات بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ السلام نے فرمائی ہیں۔ اُن کا خلاصہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ ہے کہ جہاد کی تین قسمیں ہیں۔ اوّل :- جہادِ اکبر: یعنی اپنے نفس سے جہاد کرنا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ "رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر" ایک غزوہ سے واپسی کے بعد آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ہم چھوٹے جہاد سے لوٹ کر بڑے جہاد کی طرف آگئے ہیں۔ (تفسیر کشاف)

دوسری قسم جہاد کی جہادِ کبیر کہلاتی ہے۔ یعنی شیطانی تعلیمات کے خلاف اسلامی تعلیمات کی اشاعت کرنا۔ جیسے خدا تعالیٰ نے فرمایا وَجَاھِدْھُمْ بِہٖ جِھَادًا کَبِیْرًا (الفرقان : ۵۳)

تیسری قسم جہادِ اصغر ہے یعنی دشمن کے دفعیہ کے لئے تلوار اُٹھانا یا طاقت استعمال کرنا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے "اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ" (الحج : ۴۰)

پس اصل بات یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ نہ صرف جہاد کی قائل ہے بلکہ عملاً جہادِ اکبر اور جہادِ کبیر بجا لا رہی ہے۔ جبکہ ہمارے مخالف علماء صرف جہاد کے نعرے ہی لگانا جانتے ہیں۔ جہاد کے بارے میں جماعتِ احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ اس زمانہ میں چونکہ امن و امان قائم ہو گیا ہے اور دینی احکام کی بجا آوری میں کوئی روک نہیں۔ اور دشمنانِ اسلام بجائے تلوار و طاقت کے قلم کے ذریعہ حملہ آور ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی دین کی خاطر طاقت استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ پُر امن ذرائع سے جہاد بالقرآن اور جہاد بالقلم کرنا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ہاں اس قدر ہم ضرور کہیں گے کہ یہ دن دین کی حمایت کے لئے لڑائی کے دن نہیں ہیں۔ کیونکہ ہمارے مخالفوں نے بھی کوئی حملہ اپنے دین کی اشاعت میں تلوار اور بندوق سے نہیں کیا بلکہ تقریر اور قلم اور کاغذ سے کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے حملے بھی تقریر و تحریر تک ہی محدود ہوں۔ جیسا کہ اسلام نے اپنے ابتدائی زمانہ میں کسی قوم پر تلوار سے حملہ نہیں کیا جب تک پہلے اُس قوم نے تلوار نہ اُٹھائی۔ سو اس وقت دین کی حمایت میں تلوار اُٹھانا نہ صرف بے انصافی ہے بلکہ اس بات کو ظاہر کرنا ہے کہ ہم تقریر و تحریر کے ساتھ اور دلائل شافیہ کے ساتھ دشمن کو ملزم کرنے میں کمزور ہیں"۔ (ایّام الصلح صفحہ ۱۵۱)

(آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ایک عہد آفریں انکشاف

مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور

انیسویں صدی کے آخری عشرہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک عظیم الشان تحقیق دُنیا کے سامنے پیش کی۔ اس سلسلہ میں آپ کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" ایک عہد آفریں کتاب ہے۔

یہ تحقیق کسرِ صلیب سے تعلق رکھتی ہے اور اس کا براہِ راست یا بالواسطہ تعلق دُنیا کے پانچ مذاہب سے ہے۔

یہودیت سے اس لئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ تھے۔ اسباط عشرہ کو تلاش کرنے والے پیغمبر۔ یہود نے دعوے کیا کہ انہوں نے ایک جھوٹے مسیح کو صلیب پر مار دیا۔ اس طرح تورات کے فتوے کی رو سے نہ صرف یہ کہ جھوٹے نبی کی سزا کا نفاذ ہوگیا بلکہ صلیب کا مانا بجائے خود ایک لعنتی موت ہے۔ کسرِ صلیب کی تحقیق دراصل یہودیت کے لئے موت ہے۔ اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صداقت کا بیّن ثبوت۔

نصاریٰ سے اس تحقیق کا براہِ راست تعلق ہے۔ کیونکہ نصاریٰ کے بیشتر عقائد مجسمہ خدا اور صلیب کے گرد گھومتے ہیں۔ کسرِ صلیب کی صورت میں ان کا کوئی عقیدہ سلامت نظر نہیں آتا۔

بُدھ مذہب والے بھی اس سے متاثر نظر آتے ہیں۔ گوتم بدھ نے فرمایا کہ میں اکیلا بدھ نہیں ہوں۔ بدھ مجھ سے پہلے بھی آئے۔ بعد میں بھی ہوں گے۔ پھر کہا پانچ سو سال کے بعد دین کمزور ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی تجدید ہوگی۔

حضرت مسیح بدھ کے پانچ سو سال بعد آئے۔ بدھ طائفہ نے شمالی مغربی ہند میں آپ کو ایک بدھ کے طور پر مانا۔ آپ کی بہت عزت افزائی کی۔ اور پھر آپ کے توسط سے رحمۃٌ للعالمین بدھا کے لئے چشم براہ ہوگئے۔ جو کہ ساری نسل انسانی کا ہادی بن کر آنے والا تھا۔

اس تحقیق سے ہندو بھی متاثر ہوئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ برہمنوں نے حضرت عیسیٰؑ کی بہت مخالفت کی جیسا کہ لاماؤں کے پاس حضرت مسیحؑ کے جو حالات ہیں ان میں لکھا ہے۔ لیکن کشمیر کے مہاراجگان اور بعض دوسرے ہندو فرمانرواؤں نے عزت افزائی کی۔ بھوشیہ پران صداقتِ مسیحؑ کی منہ بولتی گواہی ہے۔

قرن اوّل کے آخر میں راجہ شالباہن نے عیسیٰ مسیح سے ہمالہ دیش میں ملاقات کی اور عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔

مسلمانوں کے لئے یہ تحقیق انقلاب روحانی کا پیش خیمہ اور بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔ فخر موجودات خاتمِ کائنات ختمی مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو جبرائیل امین نے بڑی اہمیت کی ایک بات اس مرض میں بتائی جس میں آپ رفیقِ اعلےٰ کو جا ملے۔ وہ بات یہ تھی کہ

حضرت عیسیٰؑ آپ سے دوگنی
عمر پاکر فوت ہوئے ہیں۔ آپ کی
عمر ان سے نصف ہوگی۔

نطق جبرائیل کی یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچ رہی ہے۔ اس لئے اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں یہ انکشاف بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ بلکہ سنگ میل ہے۔

یہاں پہنچ کر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ اس انکشاف کے بپایۂ تکمیل پہونچنے پر مستقبل میں کشمیر کی عظمت ویٹی کان سے بھی بڑھ جاتی ہے جہاں مزعومہ طور پر پطرس دفن ہے۔ اسے عظمت ویٹی کان مل گئی۔ جہاں پطرس کا آقا دفن ہے۔ اسے آپ کیا کہیں گے؟ یہ بات ہم مستقبل کے مورخ پر چھوڑتے ہیں۔

اقوام عالم کے ناطہ سے یہ تحقیق بلاد شرقیہ کے علاوہ مشرق بعید کے ممالک تک پھیلی ہوئی ہے تیسری صدی کے کتباتِ ایران (بعہد ساسانیہ) میں برہمنوں اور بدھوں کے درمیان یہود ونصاریٰ کے آباد ہونے کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح ناصری کی اُمت کو ناصرا کا نام دیا گیا اور مغرب کے عیسائیوں کو کرسچین (کرسچن) کہا گیا۔

ایران اور افغانستان کی سرحد پر ایک چھوٹا سا قبیلہ آج بھی موجود ہے۔ جس کے پاس ایک صحیفہ ہے جس کا نام "احادیث المسیح" ہے ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیحؑ بنی اسرائیل کے تعاقب میں نکلے۔ ایران و ہرات سے ہوتے ہوئے افغانستان و بلاد ہند میں گھومتے رہے۔ کشمیر میں فوت ہوئے وہاں ان کا مزار ہے۔

نیپال۔ تبت و لداخ سے بھی اس تحقیق کا گہرا تعلق ہے۔ بدھ اور لاماؤں کی خانقاہوں میں حیات مسیح پر مشتمل ہمہ نوع پرانے نوشتے موجود ہیں۔ ان پستکوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ عیسیٰ شمالی ہندوستان میں گھومتے رہے تبت و نیپال کے بدھ مراکز میں گئے۔ وہ بدھ کے شاگرد تھے۔ پالی زبان سیکھی۔ بدھ کے وطن میں قیام کیا۔ تناسخ۔ آواگون۔ بت پرستی اور اونچ نیچ کا کھنڈن کیا۔ برہمن آپ کی جان کے لاگو ہو گئے۔ لیکن بدھ مت والے آپ کے نگہبان تھے۔ نیز داستان کے بڈ لاماؤں نے یہ بات بڑھا دی کہ حضرت مسیح صلیب سے پہلے یہاں آئے تھے۔ بچپن میں یہاں آکر بدھ مت کے شاگرد بن گئے۔ اس تصدیق سے قطع نظر ان نوشتوں کے مندرجات قابلِ غور ہیں۔

۶۱ عیسوی کی بات ہے چین کے خاقان کے شہنشاہ منگ ٹی نے متواتر کئی راتوں تک ایک ہی خواب دیکھا جس میں اسے بتایا گیا کہ ایک مردِ صادق مغرب میں موجود ہے اس کے بارہ میں علم حاصل کرو۔ منگ ٹی نے ایک وفد ہندوستان کی طرف بھیجا۔ ہند و چین کی سرحد پر اس وفد کی ملاقات دو درویشوں سے ہوگئی۔ وہ چین میں اس مردِ صادق کا پیغام لے کر آرہے تھے۔ ان کے پاس نوشتے بھی تھے۔ عام طور پر علماء کا خیال ہے کہ وہ بدھ تھے۔ لیکن بعض عیسائی علماء کا خیال ہے کہ وہ توما رسول ہند کے شاگرد تھے۔ چین کے صوبہ ہونان کے ایک شہر میں جلا وطن بنی اسرائیل کی ایک چھوٹی سی جمعیت تھی جہاں ان کی ہیکل تھی۔ وہاں سے بعض کتبے مل چکے ہیں۔ توما کے شاگرد دراصل چین کے بنی اسرائیل کی طرف جا رہے تھے۔ اگر یہ بات درست ہے تو اندریں صورت مغرب کے صادق انسان سے مراد خود حضرت مسیح ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ٹیکسلا میں تبلیغ کے بعد توما جنوبی ہند کی طرف چلے گئے تھے۔ ۶۱ عیسوی میں چین کے مغرب میں حضرت مسیح علیہ السلام گوشہ نشین رہتے تھے وہ بدھ مراکز میں جا دہ پیما تھے۔

اسی طرح چین کے ایک دوسرے صحیفہ میں لکھا ہے کہ مغرب میں ایک بدھا ہے جس کا سلسلہ وہاں قائم ہے۔ مغرب کے سلسلہ بدھ میں تناسخ۔ آواگون اور جونوں کے چکر کی معصیت نہیں ہے۔ بلکہ توبہ اور فضل پر نجات اور مکتی کا پیغام پیش کیا جاتا ہے۔ قرونِ اولیٰ میں چین اور کوریا میں بدھا کا تصور بام عروج پر تھا۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ اس بدھا میں حضرت مسیحؑ کی جھلک ملتی ہے۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جاپان میں بھی یہ روایت ملتی ہے۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور سیاحت ایشیا کرنے والے ریفارمر تھے۔ پرتگیزوں کی آمد سے بہت پہلے جاپان میں ایک عجیب وغریب فرقہ موجود تھا۔ جو یہ مانتا کہ حضرت مسیح نے آباء بنی اسرائیل کی طرح طویل عمر پائی۔ ظاہر ہے کہ براہ چین یہ روایت جاپان میں پہنچی۔

ان چند مثالوں سے بات واضح ہو جاتی ہے کہ کسرِ صلیب کی تحقیق تاریخ عالم میں ایک انقلاب پیدا کرنے والی اور مشرق و مغرب کو ملانے والی ہے۔

مہایانہ مکتبِ فکر کے بدھوں نے گوتم بدھ اور حضرت مسیح کی پیشگوئیوں کو ملا کر ان کے حسین امتزاج سے ایک گلدستہ تیار کیا۔ اور رحمۃٌ للعالمین یعنی آنے والے عظیم الشان بُدھا کے قدموں میں ڈال دیا۔ لوگ سمجھتے تھے کہ یہ بشارات گوتم بدھ کی ہیں۔ اب پتہ لگا ہے کہ قرنِ اول میں ہندوستان کے شمال مغرب میں ان کا خمیر تیار ہوا اور بدھ مذہب اور عیسائیت میں سب سے بڑی مشابہت یہی بتائی جاتی ہے۔ کہ ان کے ملاپ سے آنے والے بدھ کا تصور شدت اختیار کر گیا۔ حضرت مسیح کی انجیل جو کہ بجائے خود نبیٔ موعود کی خوشخبری ہے اس نے گوتم بدھ کی بشارات کو جلا بخشی ہے۔ گوتم بدھ اور حضرت عیسیٰؑ کی ملی جلی بشارات مہایان مکتبِ فکر کی جان ہیں۔ ان پیشگوئیوں کی وجہ سے بدھوں میں ہادیٔ عالم سراپا محبت و رحمت کا تصور پیدا ہوا۔ اور اس کے دامن سے وابستہ ہونے کا عزم ابھر کر سامنے آگیا۔ ایک بے پایاں محبت کا سمندر ہے۔ جو کہ آنے والے بدھا کے قدموں میں بہہ رہا ہے۔ اس سے فائدہ اُٹھانا مبشرین اسلام کا کام ہے۔

بعض علماء تسلیم کرتے ہیں کہ ہندوستان میں مغرب سے آنے والے ایک ریفارمر کو بُدھی ستوا مانا گیا اس کے توسط سے مستقبل کے عظیم الشان بدھا کا انتظار شدت سے ہونے لگا۔ ہندوستان کے شمال مغرب میں وہ مکتبِ فکر پیدا ہوا جس نے رحمۃ للعالمین بدھ کی راہوں میں عقیدت کے پھول بچھا دیئے۔ آنکھوں کی پلکوں سے ان کو چنا اور اپنے دامن میں سمیٹ لیا۔ اس شدت انتظار کے لیے منتظر ہیں نوید مسیحا نہیں تو اور کیا ہے!

مغرب میں حضرت مسیحؑ کی بعد از صلیب

زندگی کے حالات برنگِ دگر ملتے ہیں۔ یونانیوں اور رومیوں نے حضرت مسیح کی تعلیمات اور ان کے حالات کو اپنے ایک ریفارمر کی طرف منسوب کر دیا۔ یہ مسلّمہ امر ہے کہ دوسری صدی کی کتاب "حیاۃ اپالونیوس" میں حضرت مسیح کی پرچھائیں موجود ہے۔ اپالونیوس کی معجزانہ پیدائش، بچپن ہی میں حکیمانہ کلام، معجزات کا صدور، رومی عدالت سے مخلصی، اپنے شاگرد دامس کے ہمراہ عراق، ایران، افغانستان کا سفر، درّہ خیبر سے گزر کر ٹیکسلا میں آمد، بلادِ ہند کی سیاحت، بہت بڑھاپے میں مخفی وفات جو کہ ایک راز ہے۔ یہ سب باتیں حیاتِ مسیح کی خوشہ چینی ہے۔ حضرت مسیحؑ کی زندگی کے حالات مشرق میں ایک بدھستوا (یدھ النساق کامل) کی طرف منسوب ہو گئے۔ جیسے یوداسف یا یوز آسف کہا گیا۔ اور مغرب میں قرنِ اوّل کے ایک یونانی حکیم اپالونیوس کی طرف۔ اس طرح کہ اصل وجود غائب ہو گیا اور افسانوی کردار مشہور ہو گئے۔

الغرض ہر لحاظ سے یہ تحقیق عظیم ہے عہد آفرین ہے۔ انقلاب کا پیش خیمہ ہے قوموں کی قسمت کو بدلنے والی صحیح عقائد کی طرف راہ نمائی کرنے والی اور مشرق و مغرب کے ڈانڈے ملانے والی ہے۔ اس تحقیق کا پہلا قدم کسرِ صلیب ہے۔ دوسرا قوموں کو اسلام کے دائرہ میں لانا ہے۔ اقوامِ عالم کا مقسوم رحمۃ للعالمین کا لازوال دین دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہے۔ اور اشاعتِ اسلام میں یہ تحقیق بہر طور ممد و معاون ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ کشمیر سے اناجیل برآمد ہوں گی جن میں کسرِ صلیب کا سامان ہوگا۔ تاریخ کلیسا میں انجیل ہبرز کا ذکر واضح لفظوں میں موجود ہے۔ دوسری صدی میں عیسائی دنیا کا سب سے بڑا فلاسفر اور عالم سکندریہ کے مدرسہ دینیات کا صدر "پین ٹے نس" تھا۔ نصاریٔ ہند نے اسے ہندوستان میں آنے کی دعوت دی۔ وہ منزلیں مارتا ہوا شمال مغربی ہند میں جا وارد ہوا۔ اس نے سکندریہ میں واپس آ کر بتایا کہ ہندوستان میں نہ صرف عبرانی نسل کے عیسائی ہیں بلکہ ان کے پاس عبرانی حروف اور زبان میں انجیل موجود ہے۔

یہ انجیل صدیوں سے تاریخ کے دھندلکوں میں گم ہے۔ اب سینۂ گیتی میں یہ راز انگڑائی لے رہا ہے افشا ہونے کے لئے بے قرار ہے۔

اسی طرح آپ نے بتایا کہ یوز آسف کا مقبرہ کھولا جائے گا۔ اس میں رکھی ہوئی الواح وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ کا پیغام دیں گی۔ تصور کریں۔ وہ زمانہ کتنا حیرت انگیز ہوگا۔ دل کی دھڑکنوں کو تیز سے تیز تر کرنے والا۔ جب دنیا میں سب سے زیادہ بکنے والا غریب الدیار پیغمبرؑ خاکِ کشمیر میں آسودہ بزبانِ حال قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ کر دنیا کو بتائے گا کہ یہود نامسعود مجھے صلیب پر مار نہیں سکے۔ میرے ماننے والے جس کفارہ پر امیدِ نجات رکھتے ہیں وہ سرابِ نظر ہے۔ مجھے خدا بنایا گیا یہ تو سراسر ظلم ہے میرا مشن بنی اسرائیل کی بھیڑوں کی تلاش اور رحمۃ للعالمین کے ظہور کی بشارت پر مشتمل تھا۔ میں نے بنی اسرائیل کے اسباط کو اسلام کے لئے تیار کیا۔ اور قوموں میں آنے والے اور نئے منادی کی۔ اور اسی کے انتظار کو تازہ کیا۔ نتیجہ دنیا کے سامنے ہے۔ اسلام کے لئے ان قوموں نے اپنی آغوش وا کر دی۔ اپنا مشن پورا کر کے میں فوت ہو گیا۔ میری آخری آرام گاہ یہ قبر ہے۔ جسے خدا تعالیٰ کی توحید کی غیرت نے کھولا گیا۔ اس طرح وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

مجلس مشاورت کا کامیاب اختتام (بقیہ صفحہ ۲)

احباب کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ ساری دنیا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم احمدیوں کا عملی نمونہ اس درجہ اسلامی تعلیم کا عکاس ہو کہ ہم دنیا کو یہ باور کرا سکیں کہ ہماری زندگیوں میں یہ انقلاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا ہے اور اس طرح ہم یورپ سے اس حقیقت کو تسلیم کرا سکیں کہ جو کچھ ان کے پاس ہے اور جس پر انہیں ناز ہے، اسلام اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

اس ضمن میں حضور نے احباب جماعت کو باہم ایک دوسرے سے محبت کرنے اور بالکل یک جان ہونے اور خدا تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھنے کی نہایت پُر اثر الفاظ میں تلقین فرمائی اور فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ یہ بڑا سخت دور ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی انتہائی رحمتوں اور برکتوں کے مورد بننے کا بھی یہی زمانہ ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تم خدا پر کامل بھروسہ رکھو خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو اور اگر کسی کے سینہ میں دنیا کا کوئی بت بھی ہے تو وہ اسے نکال کر باہر پھینک دے۔

اس معرکہ آراء خطاب کے بعد حضور نے ایک نہایت ہی پُر درد دعا (حضور) اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح جماعت احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت سوا تین بجے سہ پہر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

سیدہ حضرت بیگم صاحبہ کے بارہ میں تفصیلی اطلاعات (بقیہ صفحہ ۲)

نیز وہ ہمارے وزیر اعظم کے خاص ڈاکٹر ہیں۔ اکثر ہندوستان کے باہر بھی علاج کے لئے جاتے رہتے ہیں۔ جب پچھلی دفعہ بیگم صاحبہ کو ان کے پاس لے جایا گیا اور انہیں ہمارا تعارف کرایا گیا تو انہوں نے بہت توجہ سے اور پوری عزت و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے معائنہ وغیرہ کر دیا۔ اور آپریشن کا مشورہ دیا۔ اس وقت بھی انہوں نے غیر معمولی توجہ کے ساتھ آپریشن کیا۔ اور اس سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی ہمارے پورے پورے احترام کو ملحوظ رکھا۔ اور بار بار ہم سے اپنے لئے اور اپنے مریضوں کے لئے دُعا کی درخواست کرتے رہتے ہیں۔

(۲)

دوسرا گرامی نامہ جو مورخہ ۶ اپریل ۷۹ء کا تحریر فرمودہ ہے اس میں محترم صاحبزادہ صاحب مدراس سے اطلاع فرماتے ہیں کہ

کل ڈاکٹر بی راما مورتی دیکھنے آئے تھے مریضہ نے جب کمزوری بہت ہو جانے کا ذکر کیا تو کہا کہ آخر کار یہ ایک میجر آپریشن تھا اس لئے کمزوری زیادہ ہونا لازمی تھا۔ آہستہ آہستہ دور ہو جائے گی۔ بحالیٔ صحت کی رفتار ڈاکٹر صاحب کے نزدیک تسلی بخش ہے۔ ٹمپریچر اب نہیں ہے۔ آپریشن کے چھ روز بعد اجابت بھی ہو گئی۔ غذا (ADA اے ۵۰ سوٹی) سالن وغیرہ بھی لے لیتی ہیں کھانسی ابھی باقی ہے جب آتی ہے تو کمر درد چھیڑ جاتی ہے۔ جسم پر جو چھالے وغیرہ نکل آئے تھے وہ بہت حد تک دور ہو چکے ہیں اور جلن میں کمی ہے۔ رات کو نیند اچھی آ جاتی ہے طبیعت میں سکون بھی پہلے سے زیادہ ہے۔ فالحمد للہ۔

۱۲ کو ٹانکے کھولے جائیں گے ۱۳ کے بعد کسی دن مریضہ کو پہلی بار بٹھائیں گے اور اس کے ہفتہ دس دن بعد چلائیں گے اس لحاظ سے ہسپتال میں تو اپریل کا مہینہ بلکہ ممکن ہے مئی کے شروع تک رہنا پڑے بہت دعا کریں۔ کروائیں۔ خدا تعالیٰ کامل شفا دے۔"

نوٹ:۔ مدراس میں محترم صاحبزادہ صاحب کا ایڈریس حسب ذیل ہے:۔

C/o Ahmadullah sb. Auto wings.
12 II Main Road. C.I.T. Colony. MADRAS 600004.

اخبارِ قادیان

★ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر امورِ عامہ اور محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ مورخہ ۶ اپریل کو جموں و کشمیر کے لئے روانہ ہو گئے جہاں احمدیہ پرچم رہے مقامات کے سلسلہ میں دونوں وفد کی صورت میں صوبائی سرکار کے اعلیٰ افسران سے ملاقات کریں گے۔ [illegible] کو محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم بھی کشمیر کیلئے روانہ ہو رہے ہیں [illegible] کیلئے مبلغ سرینگر اور دو [illegible] چند دیگر مرکزی [illegible] جماعتوں کا دورہ وغیرہ کریں گے۔

محترمہ اہلیہ صاحبہ محترم شیخ عبدالمجید صاحب کے بہنوئی مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش کی مکمل شفا یابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ ★ مورخہ ۱۳ اپریل کو مکرم رشید احمد صاحب ملکانہ کارکن دفتر محاسب کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کے نیک اور خادمِ دین بننے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ ★ مورخہ ۶ اپریل کو مکرمہ جمیلہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم ایچ حسین صاحب مرحوم (ربیبہ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب درویش) کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس سے قبل ان کا نکاح مکرم خلیل احمد صاحب مقیم مدراس ابن مکرم علی محی الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ مدراس کے ساتھ ہو چکا تھا۔ اور مکرم خلیل احمد صاحب اپنے ساتھ مکرم خواجہ معین الدین صاحب میلا پالیم کو لے کر چند روز قبل اپنی شادی کے سلسلہ میں قادیان آئے تھے۔ چنانچہ بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں تلاوت و نظم کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائم مقام امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد برات مکرم چوہدری عبدالحق صاحب درویش کے مکان پر گئی۔ یہاں پر بھی تلاوت و نظم کے بعد محترم قائم مقام امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کرائی۔ رخصتی کے تمام فرائض مکرمہ جمیلہ سلطانہ صاحبہ کے بڑے بھائی مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر نے سرانجام دئے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے باعثِ برکت بنائے آمین۔

درخواستِ دُعا

عزیزہ ہمشیرہ عطیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی سلطان محمد صاحب کا گردے کا آپریشن کینیڈا میں ہوا ہے۔ اُن کی کامل صحت کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ سعید احمد قریشی درویش۔

وصیتیں

نوٹ: — وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۳۱۷ — مَیں مسماۃ آرا بیگم زوجہ مکرم شیخ رمضان صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ حال موسلی بنی مائنز ڈاکخانہ موسلی بنی مائنز ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
ہار طلائی ۱½ ۔ٹیکہ طلائی ۱۰ آنہ۔ چیک طلائی ۱ تولہ۔ کان کا پھول طلائی ½ تولہ ہاتھ کا بالا طلائی ۲ تولہ۔ میزان قیمت ۵۵۰۰/- ۔ پازیب چاندی ۴ تولہ ۵۰/- مہر جو خاوند کے ذمہ ہے ۳۰۲۵/- = کل میزان ۸۶۲۵/- ۔

مَیں اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور اگر بعد میں کوئی جائیداد پیدا کی تو اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت بھی کرتی ہوں اور اگر میری وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ انشاء اللہ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ ابراہیم صدر جماعت احمدیہ	عالم آرا بیگم	شیخ عبد الحلیم مبلغ انچارج

وصیت نمبر ۱۴۳۱۸ — مَیں مسماۃ ام کلثوم بیگم زوجہ مکرم منور احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں البتہ مندرجہ ذیل منقولہ جائیداد ہے جس کے ۱/۸ واں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

زیور سونا (۱) ہار (۲) چیک (۳) کان کا پھول = ۴½ تولہ قیمت اندازاً ۳۰۲۵/- ۔
" چاندی۔ کمربند ۲۵ تولہ۔ توڑل ۱۲ تولہ۔ کھڑا ۶ تولہ = ۴۳ تولہ ۶۴۵/- ۔ ۱۵ روپے فی تولہ کے حساب سے۔ مہر جو خاوند کے ذمہ ہے ۳۰۲۵/- = کل میزان ۶۶۹۵/- ۔ چھ ہزار چھ صد پچانوے روپے۔ اس کے ۱/۸ واں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر مَیں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ انشاء اللہ۔ اسی طرح میری وفات کے وقت اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کا بھی ۱/۸ واں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس کے علاوہ میرا گھریلو سامان ہے جس کی اندازاً قیمت ۲۰۰/- دو صد روپے ہے۔ اس کے بھی ۱/۸ واں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میزان ۳۰۲۵/- + ۶۴۵/- + ۳۰۲۵/- + ۲۰۰/- = کل میزان ۶۸۹۵/- ۔
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
منور احمد	ام کلثوم بیگم	شیخ عبد الحلیم مبلغ انچارج

وصیت نمبر ۱۴۳۱۹ — مَیں مسماۃ رحمت بی بی زوجہ مکرم شیخ فیروز احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ حال موسلی بنی مائنز ڈاکخانہ 2 No. O. زار ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار Ahmadia Line. بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
زیور سونا کان کا پھول ½ ۱ تولہ قیمت ۱۱۲۵/- ۔ چاندی ۲۰ تولہ ۲۰۰/- ۔ مہر چھ صد روپے جو خاوند کے ذمہ ہے۔ گھریلو سامان ۵۵۵/- کل میزان ۳۰۰۰/- تین ہزار روپے۔
مَیں اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور اگر بعد میں کوئی جائیداد پیدا کی یا وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ انشاء اللہ
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ ابراہیم صدر جماعت موسلی بنی مائنز	رحمت بی بی	شیخ عبد الحلیم مبلغ انچارج

وصیت نمبر ۱۴۳۲۱ — مَیں مسماۃ خاتون بی بی زوجہ مکرم شیخ بنی اسمٰعیل صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مہو بھنڈار ڈاکخانہ مہو بھنڈار ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
سونا۔ ناک کا پھول۔ کان کا پھول۔ وزن تین تولہ قیمت ۲۱۰۰/- ۔ مہر جو خاوند کے ذمہ ہے ۸۰۰/- گھریلو سامان ۱۰۰/- = میزان ۳۰۰۰/- تین ہزار روپے۔
مَیں اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر مَیں نے کوئی جائیداد پیدا کی یا وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو اس صورت میں صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ واں حصہ کی مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ بنی اسمٰعیل سیکرٹری مال مہو بھنڈار	خاتون بی بی	شیخ ابراہیم صدر جماعت موسلی بنی مائنز

وصیت نمبر ۱۴۳۲۵ — مَیں مسمی بشارت احمد خاں ولد مکرم یعقوب خان صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھاڑ سونگھڑہ ڈاکخانہ جھاڑ سونگھڑہ ضلع سمبل پور۔ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے۔ البتہ مَیں اس وقت P.W.O. میں ملازم ہوں۔ اس وقت میری تنخواہ مبلغ پانچ صد روپے ہے۔ مَیں اس کا ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ ایک گھڑی ہے جو ۸۰/- روپے کی ہوگی۔ مَیں اس کے بھی ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر مَیں نے کوئی جائیداد پیدا کی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دونگا اور اگر میری وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد عبد الغنی بحروف انگریزی	بشارت احمد خاں صدر جماعت احمدیہ جھاڑ سونگھڑہ بحروف انگریزی	شیخ عبد الحلیم مبلغ حال انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۴۳۲۶ — مَیں صابرہ بیگم زوجہ مکرم نذیر احمد خاں صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھاڑ سونگھڑہ ڈاکخانہ جھاڑ سونگھڑہ ضلع سمبل پور۔ صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک سلائی مشین ہے جس کی قیمت ۵۵۰/- ۔ اس کے علاوہ میرے پاس اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مہر جو خاوند کے ذمہ قابل ادا ہے۔ مبلغ ۱۵۲۵/- ہے۔ مَیں اس کل مبلغ ۲۰۷۵/- روپے کے ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
نذیر احمد خان P.W.O. جھاڑ سونگھڑہ بحروف انگریزی	صابرہ بیگم بحروف اڑیہ	شیخ عبد الحلیم مبلغ

وصیت نمبر ۱۴۳۲۷ — مَیں فراۃ بی بی زوجہ مکرم عبد الصمد خاں صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ حال محمود نگر روڑ کیلا ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری اڑیسہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
سونا بصورت زیور ایک تولہ قیمت ۷۰۰/- روپے۔ چاندی بصورت زیور ۸ تولہ قیمت ۸۰/- روپے مہر جو بذمہ خاوند ہے ۲۰۲۵/- روپے۔ کل میزان ۲۲۰۵/- روپے۔
مَیں اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر میں کوئی جائیداد پیدا کی یا وفات کے وقت میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ واں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ انشاء اللہ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبد الصمد خاں (خاوند موصیہ)	دستخط فراۃ بی بی بحروف اڑیہ	شیخ عبد الحلیم مبلغ حال انسپکٹر وصایا

گواہ شد۔ محمد منیر الحق بحروف انگریزی

اذکروا موتاکم بالخیر

۱- محترم قاضی محمد ظہیر الدین صاحب عباسی مین پوری (یو پی)

خاکسار کے خسر محترم قاضی محمد ظہیر الدین صاحب عباسی ۹۲/۹۳ سال کی عمر میں ۲۰ر نومبر ۱۹۷۸ء کو صبح آٹھ بجے مین پوری میں انتقال فرما گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کے بڑے داماد اور بھتیجے برادرم محمد اسلم صاحب عباسی ریٹائرڈ ٹریژری آفیسر کی زیر نگرانی تجہیز و تکفین ہوئی۔ اس موقعہ پر مرحوم کی اولاد میں سے برادرم محمد اسلم صاحب کی اہلیہ صاحبہ اور خاکسار کی اہلیہ صاحبہ موجود تھیں۔ منجھلی بیٹی اہلیہ مکرم برادرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان میں ہیں۔ دو بیٹے صاحب اولاد ہوکر آپ کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے۔

محترم قاضی صاحب مرحوم صوم و صلوٰۃ اور شعار اسلامی کے پابند تھے۔ آپ کے بزرگان میں سے قاضی تونگر علی صاحب مرحوم اور قاضی اشرف علی صاحب مرحوم جو آپ کے چچا تھے احمدی تھے۔

قاضی صاحب مرحوم تاحیات علی پور کھیڑہ مین پوری کے صدر جماعت اور سیکرٹری مال کے جماعتی عہدہ پر فائز رہے۔ اور باقاعدہ جماعت قائم کی۔ اور اپنے ذاتی خرچ سے اپنے مکان کے چبوترہ پر ایک پختہ اور چھوٹی سی مسجد احمدیہ تعمیر فرمائی جس میں سال ہا سال سے نمازیں ہوتی ہیں۔ مرحوم نے طبیعت بہت موزوں پائی تھی علمی و ادبی مذاق، سادگی، نکتہ سنجی، دینی و مذہبی دلچسپی آپ کے شعار تھے۔ جماعتی چندے باقاعدگی سے ادا فرماتے اور موصی بھی تھے۔ مرحوم پیش آمدہ حالات کو لطیف انداز میں منظوم کلام میں بڑی سرعت کے ساتھ پیش کر دینے کا ملکہ رکھتے تھے۔

درویشی کے آغاز میں جب مرحوم کی دو بیٹیوں کی شادیاں قادیان میں ہوئیں۔ اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر درویشان کی شادیاں جو یوپی میں ہوئیں۔ ان کو قاضی صاحب مرحوم نے بڑے لطیف اور ایمان افروز انداز میں منظوم فرمالیا اور متعلقین کو بھجوا دیا۔ بڑے بڑے لمبے تبلیغی خطوط بھی متعلقین کو تحریر فرمایا کرتے تھے۔ جن میں قرآنی آیات کا ترجمہ اشعار میں بھی پیش فرمایا کرتے تھے۔ قلم میں بڑا زور تھا بچپن سے ہی مرحوم اشعار کہنے کا ذوق تھا مگر شعر و شاعری محض اللہ تعالیٰ کی توحید اور تبلیغی تربیتی اور ربوہ حالات پر ہی زیادہ تر مشتمل ہوتی تھی۔ چنانچہ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک ضخیم و لطیف اور دلچسپ تبلیغی و تربیتی قلمی بیاض چھوڑا ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح سے حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار۔ عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

۲- محترمہ رحمت بی بی صاحبہ ربوہ

میری خالہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ مورخہ ۱۲/۱ بوقت ڈیڑھ بجے بعد دوپہر چند روزہ علالت کے بعد ستر سال کی عمر پاکر اس جہانِ فانی سے رخصت ہوکر مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں مورخہ ...ر جنوری بعد نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے بعد تدفین دعا کرائی۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوگئیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ نے ۱۹ر جنوری ۱۹۶۱ء کو حصہ پنجم کی وصیت کی تھی۔ مرحومہ نے اپنی ساری عمر صبر و شکر میں گزاری احمدیت اور خلافت احمدیت کے لئے باغیرت تھیں۔ اور خلیفۂ وقت کے احکام پر اپنے عزیز سے عزیز تر رشتہ کو بھی قربان کرنے کو ہر وقت تیار رہتی تھیں۔ اور عملاً بھی نمونہ دکھایا۔ باوجود معمولی تعلیم ہونے کے احادیث اور مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات زبانی یاد تھے۔ ترجمہ قرآن کریم اور اخبار الفضل و لٹریچر بڑے شوق اور روانی سے پڑھتی تھیں۔ حلقہ اثر بہت وسیع تھا۔ ان کے عملی نمونہ اور ہمدردی کے باعث کئی افراد احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور ہر تحریک میں اپنی طاقت سے بہت زیادہ حصہ لیتی تھی۔ تحریک جدید کے پہلے پانچہزاری مجاہدین میں شامل تھیں۔ بدعات و بد رسوم سے عملاً نفرت کرتی تھیں۔ جہاں بھی رہتیں وہاں بچوں اور بڑوں اور بعض کو اپنے ذاتی خرچ سے قرآن شریف پڑھاتی تھیں۔ اس طرح سینکڑوں احمدی اور غیر احمدی بچوں نے ان سے قرآن شریف پڑھا ہے۔ بوقت وفات آخری کلام اپنے بھانجے برادر عزیز مولوی عبداللہ صاحب جو کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے قادیان سے آئے تھے کو سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی پہلی سترہ آیات تلاوت کرنے کے بعد اس پر عمل پیرا ہونے کی تاکید کی صورت میں تھا۔

آخر میں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور اعلیٰ علیین کے ساتھ مقام دے اور لواحقین کو صبر جمیل دے۔ اور ان کی نیک خواہشات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

مرحومہ کی چھوٹی بہن (والدہ عبدالرحمٰن صاحب) کوریل کشمیر میں ہے انکی درازی عمر صحت کاملہ و انجام بخیر کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار۔ برکات احمد ربوہ۔

حضرت الحاج منشی محمد شمس الدین صاحب کی کلکتہ میں وفات

اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین

قادیان ۱۷ر اپریل ۱۹۷۹ء۔ کلکتہ سے بذریعہ ٹیلیگرام یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ جماعت احمدیہ کلکتہ کے پرانے بزرگ حضرت الحاج منشی محمد شمس الدین صاحب مورخہ ۱۰ر اپریل ۱۹۷۹ء کو ۸۳ سال کی عمر میں حرکتِ قلب بند ہو جانے کے باعث وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اور کہ مرحوم کی نعش عنقریب قادیان لائی جارہی ہے۔

چنانچہ مورخہ ۱۱ر اپریل کو حضرت منشی صاحب کے دو بیٹے مکرم شہاب الدین صاحب اور مکرم فیروز الدین صاحب اَوّر مرحوم کی نعش کلکتہ سے امرتسر تک بذریعہ طیارہ لے کر قادیان پہنچے۔ اور مورخہ ۱۲ر اپریل کو بعد نماز عصر مسجد مبارک کے نیچے محاسب صدر انجمن احمدیہ کے صحن میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائم مقام امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے تدفین مقبرہ بہشتی میں قطعہ نمبر ۹ الف میں آئی۔ قبر تیار ہو جانے پر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقامِ قرب عطا فرمائے اور مرحوم کے پسماندگان کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو۔

ہاوڑہ میں جلسہ علیمیہ

مورخہ ۲۶/۲ کو احباب ہاوڑہ کی خواہش پر وہاں ایک جلسہ عام منانے کا پروگرام بنایا گیا۔ چنانچہ ٹھیک پونے آٹھ بجے جلسہ کی کاروائی کا آغاز زیر صدارت محترم انوار محمد صاحب راٹھ مکرم محمد اسلم خانصاحب فتح پوری کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعدہٗ محترم انوار محمد صاحب نے منظوم کلام پڑھ کر سنایا اس کے بعد خاکسار کی تقریر ہوئی۔ خاکسار نے سیرت النبیؐ کے عنوان پر تقریر کی۔ ٹھیک ۱۰ ۱/۲ بجے دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔

خاکسار۔ محمد ایوب ساجد مبلغ کانپور یوپی۔

درخواست دعا

۱- خاکسار ایک منذر خواب دیکھ کر فکرمند ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کے اہل و عیال اور کاروبار کو ہر قسم کی آفت و بلا سے بچائے اور خاص طور سے ہمارا حامی و ناصر ہو اور اپنا فضل خاص فرمائے۔ آمین

اس سلسلہ میں خاکسار نے پچاس روپے بطور صدقہ محاسب صاحب کی خدمت میں ارسال کئے ہیں۔ خاکسار۔ شیخ محمد یونس احمدی بھدرک (اڑیسہ)۔

۲- خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مع اہلیہ محترمہ ربوہ سے مورخہ ...۲ کو مقامات مقدسہ کی زیارت اور ہم سے ملاقات کی غرض سے قادیان تشریف لائے ہیں۔ موصوف کو عرصہ تین سال سے ٹانگوں میں اس رنگ کی تکلیف چلی آرہی ہے کہ دونوں ٹانگیں تقریباً سوکھ گئی ہیں اور بمشکل چل پھر سکتے ہیں۔ احباب جماعت میرے بھائی کی کامل و عاجل شفا پا کر بخیر و عافیت واپس جانے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار۔ چوہدری غلام حسین درویش۔

خلاصہ خطبہ جمعہ ــــ بقیہ صفحہ اوّل

لیکن جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے وہ ایسا نہیں کرتا۔ چنانچہ وہ سورۃ الشعراء میں فرماتا ہے کہ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے منکروں پر ایک ایسا نشان اُتار دیں کہ جس کے سامنے اُن کی گردنیں جھکی کی جھکی رہ جائیں۔ لیکن ہم ایسا نہیں کرتے۔ جب دین کے معاملہ میں خدا تعالیٰ خود جبر کو روا نہیں رکھتا تو پھر وہ انسانوں کو جبر سے کام لینے کی کیسے اجازت دے سکتا ہے۔

حضور نے اس امر کے ثبوت میں کہ حقیقی اطاعت جبر کے ذریعہ نہیں کروائی جاسکتی، بزرگانِ سلف کی متعدد تفاسیر کے حوالے بھی پیش فرمائے۔ اور اس طرح ثابت فرمایا کہ از روئے قرآن دین کے معاملہ میں جبر کی سرے سے کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

حضور کا یہ پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور نے مجلسِ شوریٰ کے پیشِ نظر جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ؛

(الفضل مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۷۹ء صٓ)

بھدرک، بھاگلپور اور کشمیر میں مخالفِ احمدیت فسادات ــــ بقیہ صفحہ (۲)

افراد کو فوری ریلیف کی کوشش کریں۔

احبابِ جماعت کو یہ بات ہمیشہ مستحضر رکھنی چاہیئے کہ جماعت احمدیہ خالصۃً ایک مذہبی جماعت ہے۔ اور اس کا سیاسی اُمور کے ساتھ ہرگز کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور یہ الزام سراسر بہتان اور ظلم پر مبنی ہے کہ پاکستان کے سابق وزیر اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی سزائے موت میں جماعتِ احمدیہ کا دُور کا بھی کسی قسم کا تعلق ہے۔ شر پسند عنصر سراسر بے بُنیاد باتیں پھیلا کر جماعتِ احمدیہ کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔ اس لئے اِن ایّام میں جماعت کے تمام دوستوں کو نہایت صبر اور دعاؤں سے کام لینا چاہیئے اور محتاط طریق اختیار کرنا چاہیئے تاکہ کسی کی غیر محتاط کارروائی سے شر پرکو مزید شرارت کا بہانہ نہ مل سکے۔

تمام احمدی دوستوں کے لئے قادیان میں برابر دُعائیں کی جا رہی ہیں۔ اور بزرگان کی خدمت میں دُعا کی درخواست کی گئی ہے۔

آخر میں نظارت اُمورِ عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان، مرکزی و صُوبائی حکومتوں سے اُمید رکھتی ہے کہ وُہ جماعتِ احمدیہ کے افراد پر ہو رہے مظالم کا سدِّباب کرنے کے لئے خاطر خواہ اور فوری اقدام فرمائیں۔ اور حکومتی سطح پر بھی نقصان رسیدہ افراد کی امداد کر کے اُن کے نقصان کی تلافی کریں ؛

اعلانِ نکاح

مورخہ ۵ اپریل ۷۹ء بمقام مسجد احمدیہ فضلِ عمر چنتہ کنٹہ میں بوقتِ ۱۰½ بجے دن بروز جمعرات مکرم مولوی سید بدرالدین احمد صاحب معلم وقفِ جدید نے عزیزہ نزہت سلطانہ صاحبہ بنت محترم احمد الدین صاحب ساکن چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر (آندھرا) کا نکاح عزیزم منور احمد صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب ساکن وڈمان ضلع محبوب نگر (آندھرا) کے ساتھ بعوض ایک ہزار ایک صد پچیس (1125/-) روپے پر پڑھا۔ طرفین نے اس خوشی میں درج ذیل مدات میں چندہ ادا کیا۔

درویش فنڈ ۔۔۔ ۱۰ اعانت وقفِ جدید ۔۔۔ ۱۰ صدقہ ۔۔۔ ۱۰ اعانتِ بدر ۔۔۔ ۱۰ شادی فنڈ ۔۔۔ ۱۰

قارئین حضرات دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے باعثِ برکت کرے آمین۔

خاکسار: نصیر احمد خادم۔ چنتہ کنٹہ (آندھرا)

اعلانِ دُعا

محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی (ایڈیشنل ناظر امورِ عامہ) کی اہلیہ محترمہ دہلی میں ہیں۔ پھسل جانے سے اُن کے بائیں بازو کے جوڑ کی ہڈی اندر گھُس گئی ہے۔ ان کو بہت بے چینی ہے۔ پہلے بھی وُہ عرصہ سے علیل ہیں۔ احباب سے ان کی صحتِ عاجلہ کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

خاکسار: ملک صلاح الدین
قائم مقام امیر مقامی قادیان

غلط فہمیوں کا ازالہ ــــ بقیہ تقریر صفحہ (۶)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
فرما چکا ہے سیدِ کونین مصطفےٰؐ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التواء
یہ حکم سُن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۶)

حضورؑ کے اِن اشعار میں لفظ "اَب" اور "التواء" قابلِ توجہ ہیں۔ اور جماعتِ احمدیہ کے اعتقاد کی نمائندگی کرتے ہیں کہ اَب یعنی موجودہ وقت میں دینی لڑائیوں کا نہ تو موقع ہے اور نہ ہی ضرورت۔ اس لئے دینی لڑائی ملتوی ہوگی۔ اور یہ حکم حضرت مرزا صاحب کا نہیں بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری کی ایک روایت میں یَضَعُ الْحَرْبَ کے الفاظ مذکور ہیں کہ مسیح موعود دینی لڑائیوں کو موقوف کر دے گا۔ البتہ اگر کسی وقت اور کسی زمانے میں دشمنانِ اسلام طاقت کے ذریعہ اسلام کو مٹانے کی کوشش کریں گے تو اس جہاد میں بھی احمدی سب سے آگے ہوں گے۔ اور ہمارے مخالفین دیکھیں گے کہ وُہ جس قدر اپنی زندگی اور مال و دولت سے جو پیار کرتے ہیں اس سے بڑھ کر احمدی موت سے پیار کرتا ہے۔ اس لئے کہ موت زندگی کا خاتمہ نہیں بلکہ ابدی زندگی کا ایک اہم موڑ ہے۔

لیکن بھائیو! جماعتِ احمدیہ ایک صلح کُل اور امن پسند جماعت ہے۔ اس کا یہ اعتقاد ہے کہ اسلام نہ دورِ اوّل میں تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور نہ آئندہ اُسے پھیلنے کے لئے طاقت اور ہتھیار کی ضرورت ہے۔ بلکہ جس طرح دورِ اوّل میں اس نے لوگوں کے دلوں کو مسخّر کیا تھا اُسی طرح موجودہ زمانے میں بھی ہم تمام دُنیا کے لوگوں کے دلوں کو جیت کر اسلام کو غالب کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تعالیٰ ؛

باقی آئندہ

درخواست دُعا

(۱) میرے بہنوئی مکرم ابرار احمد صاحب شاہد اور ماموں مکرم نعیم احمد صاحب جو جرمنی میں مقیم ہیں، ان کو کچھ مشکلات ہیں ان کے ازالہ کے لئے (۲) نیز میرے ناناجان محترم قاضی شریف احمد صاحب ساکن ملتان کی ایک آنکھ کی بینائی ختم ہوگئی ہے۔ دو بار اپریشن کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احبابِ جماعت دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی بینائی لوٹا دے۔ آمین۔ (خاکسار: بشیر الدین کارکن فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES :- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
چپّل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل۔ زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS – 600004.
PHONE No. 76360.

کشمیر کے مصیبت زدہ احباب جماعت کی فوری ریلیف کیلئے مالی امداد کی تحریک

احباب جماعت کو ریڈیو کی نشریات اور اخبارات میں شائع خبروں سے معلوم ہو چکا ہوگا کہ مسٹر بھٹو کو پھانسی دیئے جانے کے واقعہ کے بعد بعض شر پسند عناصر نے مشتعل ہو کر کشمیر میں مختلف مقامات پر آباد احمدی احباب پر حملے کئے۔ ان کی جائیداد(یں) کو لوٹا اور نذرِ آتش کیا۔ اس طرح ہزاروں احمدی بھائی بے خانماں اور بے سہارا ہو کر رہ گئے ہیں۔ اس وقت ان کی حالت نہایت درجہ قابلِ رحم ہے۔ اور فوری امداد کی محتاج ہے۔

ریاست کشمیر کے علاوہ ہندوستان کی بعض دوسری جماعتوں کی طرف سے ایسے انفرادی نقصانات کی اطلاعات ملی ہیں۔ ایسے وقت میں ہر مخلص احمدی کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد کے لئے دستِ تعاون بڑھائے۔ اور دل کھول کر ان کی ریلیف میں حصہ لے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو مسلمان اپنے مصیبت زدہ بھائی کی مدد کرتا ہے۔ اور اس کی پریشانی کو دور کرنے کی سعی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پریشانی کو اپنے فضل سے دور فرمائے گا۔ انشاء اللہ۔

پس میرے بزرگو! عزیزو!! اور بہنو!!! یہ ایک زرّیں موقعہ ہے جب آپ اپنے اموال کا کچھ حصہ دے کر جہاں اپنے مصیبت زدہ احمدی بھائیوں کی بروقت مدد کر سکتے ہیں۔ وہاں اس کارِ خیر کے ذریعہ اپنی عاقبت کے لئے بھی زادِ راہ بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ آپ دوست اس مصیبت سے محفوظ رہے۔ اس کا شکرانہ بھی اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ اس فنڈ میں زیادہ سے زیادہ اپنے عطیات ارسال فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے اور اس نیکی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

نوٹ:۔ ایسی رقوم مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمت میں بمد امانت "ریلیف فنڈ" ارسال فرمادیں۔ اور دفتر ہٰذا کو بھی اطلاع دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء ؁

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

احمدیہ مسلم کیلنڈر بابت سنہ ۱۹۷۹ء

قبل ازیں بھی یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے شعبہ نشر و اشاعت کی طرف سے شائع شدہ احمدیہ مسلم کیلنڈر بابت سال ۱۹۷۹ء قریب الاختتام ہے۔ خواہش مند احباب جلد از جلد آرڈر دے کر منگوائیں۔ قیمت فی کیلنڈر مبلغ ۲-۵۰ روپے ہے۔ ڈاک کے اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔ جو کہ بذریعہ رجسٹرڈ منگوانے کی صورت میں ایک کیلنڈر پر تقریباً ۲/- روپے آتے ہیں۔ ایک سے زائد کیلنڈر منگوانے کی صورت میں ڈاک خرچ میں بچت ہوتی ہے۔ (وی۔ پی۔ پی اخراجات علاوہ ہوں) گے۔

یہ کیلنڈر تبلیغی اعتبار سے بھی بہت مفید ہے۔ اس لئے مخیّر دوست خرید کر اپنے حلقہ احباب کو، لائبریریوں کو اور زیر تبلیغ دوستوں کو پیش فرما سکتے ہیں۔ اس سے تبلیغِ اسلام زمین کے کناروں تک کی بابت سب کو علم ہو سکتا ہے ؁

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

رپورٹ ہائے جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

جماعت ہائے احمدیہ تیماپور۔ بڈھانون۔ حیدرآباد سے جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ مگر بوجہ عدمِ گنجائش اُن کی اشاعت سے معذرت ہے۔ صرف ناموں پر ہی اکتفاء کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص میں برکت دے اور پہلے سے بڑھ کر خدماتِ سلسلہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؁

(ایڈیٹر بدر)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!!

آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس

بتاریخ ۱۲-۱۳ رمئی سنہ ۱۹۷۹ء

جملہ احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس میں وفود یا نمائندے بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ چونکہ کانفرنس پہلی دفعہ ہو رہی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ یہ کانفرنس کامیاب طور پر منعقد ہو۔ باہر سے آنے والے مہمان بمبئی سنٹرل پہنچ کر مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ بمبئی اس کانفرنس کے صدر مجلسِ استقبالیہ ہیں۔

AHMADIYYA MUSLIM MISSION
17, Y. M. C. A. ROAD,
BOMBAY — 400008.

خاکسار: غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ احمدیہ بمبئی

مرمتِ مقاماتِ مقدسہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانات جو مقدس اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں، مرورِ زمانہ کے باعث ان کی ضروری مرمت کا اہم مسئلہ اس وقت سامنے ہے۔ یہاں تک کہ اب صدیوں کے تعمیر شدہ کچھ مکانوں کی چھتیں اور دیواریں بارشوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی ہیں جن کا تعمیر اور مرمت کرنا نہایت ضروری ہے۔

ہندوستان کی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ احمدیت کے دائمی مقدس مرکز قادیان کی براہِ راست خدمت کے مواقع حاصل ہیں۔ اس کے ساتھ ہی جب وہ چاہیں اس تختگاہِ رسول کی زیارت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ اس سہولت اور سعادت کا یہ تقاضا ہے کہ ہندوستان کے صاحبِ ثروت اور صاحبِ استطاعت احبابِ جماعت اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکرانہ کے طور پر "مرمت مقاماتِ مقدسہ" کی مد میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث بنیں۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء ؁

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

درخواستِ دعا

خاکسار کی اہلیہ حبیبہ قدسیہ صاحبہ عرصہ بیس سال سے سر درد - Migrin سینے کی جلن اور اعصابی تکلیف سے بیمار ہیں۔ ان کی صحتِ کاملہ کے لئے۔

نیز میرے بڑے لڑکے عزیز داؤد احمد قریشی کو ایران میں فسادات کی وجہ سے وہاں سے نکلنا پڑا ہے۔ اب وہ کاروبار کے لئے امریکہ جانے کی کوشش کر رہا ہے اس میں کامیابی کے لئے نیز دیگر بچوں عزیزان محمود احمد قریشی، مشہود احمد قریشی، مودود احمد قریشی نیز میری لڑکی عزیزہ انیسہ قریشی اور ان کے خاوند منیر احمد صاحب اور بچوں کے دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار طالبِ دعا:
مسعود احمد قریشی۔ کراچی
حال وارد قادیان

خط و کتابت کرتے ہوئے اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کیجئے۔!

(منیجر بدر)